سفر نامہ چین

(سنہ ۱۴۱۹ء تا سنہ ۱۴۲۲ء)

از خواجہ غیاث الدین (نقّاش)

سفرنامہ چین

۱۴۱۹ء تا ۱۴۲۲ء

یعنی مضمون و محصّل روزنامچہ خواجہ غیاث الدین (نقّاش)
ایلچی بایسنغر میرزا ابن شاہرخ میرزا ابن امیر تیمور گورگان کہ
حافظ ابرو در زبدۃ التواریخ درج نمودہ

دیباچہ

سفرنامہ چین جو آیندہ صفحات میں شایع کیا جارہا ہے۔ ایک روزنامچہ پر مبنی ہے۔ جو خواجہ غیاث الدین نقاش نے مرتب کیا۔ خواجہ مذکور کو بایسنغر میرزا بن سلطان شاہرخؒ بن امیر تیمور گورگان نے اپنے باپ شاہرخ میرزا اور اپنے بھائیوں کے ایلچیوں کے ہمراہ ۶ ذیقعدہ ۸۲۲ھ = ۲۳ نومبر ۱۴۱۹ء کو روانہ چین کیا تھا۔ حقیقت میں یہ ایک جماعت ایلچیوں کی تھی۔ جو اپنے نوکروں اور تاجروں کو ملاکر جو ان کے نوکروں میں شامل ہوگئے تھے۔ چار سو آٹھ آدمیوں پر مشتمل تھی۔ جیسا اوپر مذکور ہوا۔ ان ایلچیوں میں زیادہ تر سلطان شاہرخ جانشین تیمور، اور اسکی اولاد کے ایلچی تھے۔

شاہ رخ کو ممالک اطراف میں ایلچی بھیجنے کا بہت شوق تھا۔

چین[1] کو اسنے متعدد دفعہ ایلچی بھیجے اسی طرح ۸۴۵ھ میں اسنے کمال الدین عبدالرزاق صاحب مطلع السعدین کو ہندوستان میں راجہ بیجانگر کے پاس ایلچی بنا کر بھیجا اور جب وہ وہاں سے واپس ہوا تو ۸۵۰ھ میں اسکو والی گیلان کے پاس بھیجا، جب وہ اس کام سے فارغ ہوا تو اسکو مصر جانے کا حکم ملا۔ مگر شاہرخ کی وفات کی وجہ سے وہ ادھر روانہ نہ ہو سکا۔

ایلچیوں کی جس جماعت کا روزنامچہ درج متن ہے وہ ۲۳۵ نومبر ۱۴۱۹ء کو ہرات سے جو شاہرخ کا دارالخلافہ تھا روانہ ہوئی اور بلخ اور سمرقند سے ہوتی ہوئی کوہ تھیان شان اور صحرای گوبی کو عبور کرکے سلطنت چین میں داخل ہوئی اور آخر خان بالیغ (پیکن) پہنچکر کچھ مہینے وہاں ٹھہری اور ہرات سے روانہ ہونے کی تاریخ سے دو سال دس مہینے اور پانچ روز کے بعد ۲۹ اگست ۱۴۲۲ء کو واپس ہرات پہنچی۔

اس سفر کے حالات خواجہ غیاث الدین نقاش نے روزنامچہ کے طور پر لکھے اور اس روزنامچہ کا مضمون اور حاصل مطلب حافظ[2] ابرو نے زبدۃ التواریخ

---

[1] چین میں اس زمانے میں منگ خاندان (۱۳۶۹ء تا ۱۶۱۶ء) حکمران تھا جسکو اصل میں تامنگ (یعنی نور اعظم) کہتے تھے اور صاحب مطلع السعدین کو اسی سے مغالطہ ہوا اور اسنے بجائے خاندان کے اسکو بادشاہ چین کا نام سمجھا اور اسکو دای منگ لکھا۔

[2] حافظ ابرو کا اصلی نام شہاب الدین عبداللہ بن لطف اللہ بن عبدالرشید الخوافی ہے۔ وہ تیمور کا درباری تھا اور شطرنج کھیلنے میں بہت مہارت رکھتا تھا۔ ۸۱۷ھ میں شاہرخ نے اسکو ایک جغرافیہ مرتب کرنے کا حکم دیا۔ جو اسنے ۸۲۳ھ میں دو جلدوں میں ختم کیا۔ اسی بادشاہ کے حکم سے اسنے ایک تاریخ عالم مرتب کی۔ جسکا مکمل نسخہ قسطنطنیہ میں ہے۔ ۸۲۶ھ سے یہی مولف بایسنغر مرزا کے حکم سے زبدۃ التواریخ کی تالیف میں مصروف ہوا۔ جسکی صرف جلد اول اور جلد چہارم کا نصف آخر ہم تک پہنچا ہے۔ ۸۲۸ھ میں حافظ ابرو نے شاہرخ کے حکم سے جامع التواریخ رشیدالدین کا نیا ایڈیشن تیار کیا۔ اسکی تاریخ وفات ۸۳۳ھ ہے (ماخوذ از انسائکلوپیڈیا آف اسلام بذیل حافظ ابرو)۔

کی جلد چہارم کے نصف آخر میں درج کیا۔ زبدۃ التواریخ کی جلد چہارم کا یہ حصہ نہایت اہم ہے۔ کیونکہ مصنف نے اسمیں شاہرخ کے عہد کے حالات ۸۳۰ھ تک ایک شاہد عینی کی حیثیت سے لکھے ہیں۔ یہ حصہ صاحب **مطلع السعدین** نے اپنی کتاب میں باندک تغیر درج کرلیا۔ اور اتفاقات زمانہ سے زبدۃ التواریخ ایسی ناپید ہوئی کہ اب جلد چہارم کے حصہ مذکور کا صرف ایک نسخہ کتابخانہ باڈلی آکسفورڈ میں موجود[1] ہے اور بس۔ متن جو صفحات آیندہ میں درج ہے زبدۃ التواریخ کے اسی نسخہ پر مبنی ہے جو آکسفورڈ میں ہے۔

یہ متن پہلی دفعہ شایع کیا جا رہا ہے۔ اس سفرنامہ کو مطلع السعدین سے لیکر قاترمیر نے (Notices et extraits) کی جلد ۱۴ حصہ اول میں مع ترجمہ فرنچ و حواشی شایع کیا تھا۔ حبیب السیر[2] کے خاتمہ میں ذیل خان بالیق، مطلع السعدین ہی کے بیانات کو تفصیل کیساتھ اور نگارستان احمد غفاری میں بہت اجمال کیساتھ درج کیا گیا ہے۔ خطائی نامہ جو ترکی میں ہے وہ بھی مطلع السعدین ہی کے بیانات پر مبنی ہے۔ غرض یہ کہ اس سے پہلے زبدۃ التواریخ سے لیکر اس سفرنامہ کو کسی نے شایع نہیں کیا۔ ہر شخص نے اسکو مطلع السعدین سے لیا ہے۔ گو زبدۃ التواریخ میں یہ سفرنامہ زیادہ مفصل اور بعض جزئیات میں غالباً زبدۃ التواریخ صورت پر درج ہوا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ انشاء کے اعتبار سے مطلع السعدین کا بیان بہتر ہے۔ خصایص متن سفرنامہ کے خاتمہ پر مفصل درج کئے گئے ہیں۔

محمد شفیع

---

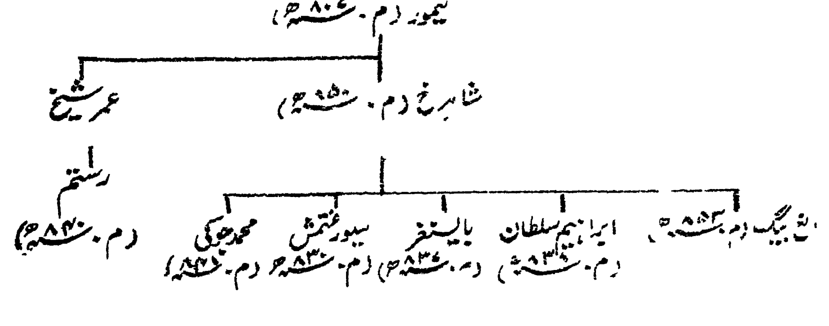
[1] اسکا نمبر Elliot 422 ہے۔ [2] پروفیسر بارتولڈ کو پتہ ملا ہے کہ ایران میں کتاب کا پورا نسخہ موجود ہے مگر اور کچھ حال اس نسخہ کا معلوم نہ ہوسکا۔ [3] قاترمیر ص ۳۸۹۔ [4] بقول بارتولڈ تاریخ الخیرات (تصنیف ۸۳۱ھ تا ۸۵۰ھ) کے مصنف محمد بن فضل اللہ موسوی نے اس سفرنامہ کو بہت اختصار کیساتھ درج کیا ہے۔ اس مصنف کے ماخذ میں حافظ ابرو کی زبدۃ التواریخ بھی تھی (ترکستان ص ۵۶)۔ اتنا لکھنے کے بعد گنج البحر مصنفہ غلام محی الدین کا ایک قلمی نسخہ دیکھا جو ۱۲۴۷ھ کی تحریر اور اسی زمانہ کی تصنیف تھی۔ اس مؤلف نے بھی بظاہر مطلع ہی سے لیکر یہ سفرنامہ درج کیا ہے۔ مگر بعض زیادات اور ماخذ سے لی ہیں۔

از
زبدة التواریخ حافظ ابرو

(۲۸۳ ب) ذکر آمدن ایلچیان که بختای رفته بودند و حکایات و قواعد ختائیه (۲۸۳ آ)

در[1] یازدهم رمضان المبارک[2] سنه خمس و عشرین و ثمانمایه ایلچیان که (از) پیش بندگی حضرت[3] اعلی خلد الله تعالی ملکه و سلطانه مقدمهم شادی خواجه و کوکچه و از پیش مخدوم و مخدوم زاده عالم و عالمیان بایسنغر[4] بهادر خلد الله تعالی ملکه و سلطانه بختای رفته بودند مقدمهم سلطان احمد و خواجه غیاث الدین نقاش بدار السلطنت هرات رسیدند،

۱؎ رجوع کنید به Cathay and the way thither مصنفه سر هنری یول (yule) جلد اول ص cxci x ccix برای تعلیقات بسیار مفید برین سفرنامه که بعضی از حواشی صفحات آینده هم ازان کتاب ماخوذ است، صاحب مطلع السعدین همین سفرنامه را مختصراً درج کتاب خود کرده است، و ازین روی مقابله متن با آن کتاب کرده شد، و دو نسخه زبدة بکار برده اولاً روتوگرافی این کتاب که در خزانه مخطوطات پنجاب یونیورسٹی موجود است و از اصل حاصل کرده اند که مال کرائسٹ کالج کیمبرج است و ثانیاً نسخه مطبوعه این سفرنامه که کاترمیر از روی مطلع السعدین در Notices et Extraits etc Vol XIV. I شائع کرده - زیاداتی که از روی مطلع السعدین درج متن شد محدود به قلابین این طور [ ]، و آنچه قیاساً افزوده شد در قوسین این طور ( )،
۲؎ ۲۹ ر ۱۴۲۲ء، ۳؎ یعنی شاهرخ سلطان پسر تیمور گورگان، ۴؎ بایسنغر پسر شاهرخ سلطان بود و چون ذکر برادرانش و غیرهم در سطور آینده می آید نسب و وفیات ایشان درج ذیل کرده می شود،



رفتن ایشان در ششم ذی القعده سنه اثنی [و الصواب : اثنتین] وعشرین و ثمانمایه بود و آمدن در یازدهم[۲] رمضان مذکور که مدت دو سال و ده[۳] ماه و پنج روز باشد[۴] بیلاکاتی وتنسوقاتی که پادشاه ختای فرستاده بود رسانیدند و حکایات غریب از اوضاع و رسوم آن ممالک تقریر کرد و خواجه غیاث الدین مذکور از آن روز باز که از دار السلطنت هراة (به) عزیمت سفر
(۳۸۴ا) ختای بیرون رفته بود تا آن روز که باز آمد بهر موضع که رسید آنچه دیده بود (۳۸۴ب) از چگونگی راه وصفت ولایت و عمارت و قواعد شهرها و عظمت پادشاهان و طریقه ضبط و سیاست و عجایب چند که در آن دیار مشاهده کرده دبطریق روزنامچه ثبت نموده و بجهت آنکه معتمد علیه بود و بی غرض و تعصب نبشته مضمون و محصّل آن حکایات نقل افتاد ،

در ششم[۱] ذی القعده [ه] از دار السلطنت هراة بیرون رفتند و در نهم ذی الحجه ببلخ رسیدند و تا غره[۵] محرم سنه ثلاث و عشرین و ثمانمایه بسبب بارندگی و سرما آنجا بودند و بعد از آن کوچ کرده از گذر کالف[۶] گذشته در بیست و دوم به سمرقند رسیدند و پیشتر از آنکه ایشان برسند بدو ماه امیرزاده اعظم الغ بیگ گورگان ایلچیان خود سلطان شاه و محمد بخشی را با جماعتی ختاییان که میرفتند فرستاده بود ، ایلچی امیرزاده سیورغتمش نور الله[۷] مرقده نیز برسید ارغداق بنام و از آن امیرشاه[۸] ملک ازدون تام و از آن شاه بدخشان خواجه تاج الدین جمع شدند و در عاشر[۹] صفر ایلچیان ختای از دار السلطنت سمرقند روان

---

۱ = ۲۳ نومبر ۱۴۱۹ء ، ۲ اصل پانزدهم ، ۳ اصل : دو ، ۴ در مطبع سعدی گفته است که میرزا بایسنغر بتاکید تمام خواجه غیاث الدین را گفته که هرچه بیند بطریق روزنامچه ثبت نماید ۵ یکم محرم ۸۲۳ھ = ۱۶ جنوری ۱۴۲۰ء ، ۶ بر کنار آمو دریا براه نخشب در صفحه ۸ قریهٔ [illegible] ۷ وفات این امیرزاده در ۸۳۰ھ واقع شد ، پس ظاهر است که این جمله بعد از وفات امیرزاده افزوده شد . ۸ والی خوارزم ، ۹ ۱۰ صفر ۸۲۳ھ = ۲۵ فروری ۱۴۲۰ء

شدند و در اوائل ربیع الاول به تاشکند رسیدند و در دوازدهم[1] به سیرام[2] و در غرهٔ[3] ربیع الآخر به آتش پره و در حادی عشرین ربیع آخر[4] بایلی[5] مغول (۴ ۳۸ ب) در آمدند (۳۸۴) مرغزارها (ی) خوش بود و فصل بهار هر روز کوچ می کردند تا گاه خبر رسید که اویس[6] خان شیر محمد[7] اغلان را طلب داشته بود تا قتل کند و قتل محمد و بعضے از امراء مغول بدان جهت از اویس خان باغی شدند و ایل بهم بر آمد ایلچیان متوهم شدند و کوچ کردند بعد ازان خبر رسید که فتنه تسکین یافت و امرا اویس خان را اطاعت] کردند و امیر خدایداد که امیر معتبر آن دیار بود برسید و ایلچیان را استمالت داد و پیش اویس خان رفت ایلچیان ایمن شده براه خود رفتند تا در هژدهم[8] جمادی الاوّل بموضعے رسیدند که بیلغوتو می گفتند و آن از حساب ایل محمد بیگ بود آنجا توقف کردند چندانکه بعضے از داجیان[9] و نوکران شاه بدخشان وغیره که متوجه ختای بودند جمله برسیدند و در بیست[10] و یکم جمادی الاول از انجا کوچ کردند و در بیست و دوم از آب[11] کنگه گذشتند و در ثالث عشرین ایلچیان محمد بیگ را که حاکم این الوس بود دیدند و پسر محمد بیگ سلطان شادی گورگان داماد شاه جهان بود که نوئین[12] داروا جواهر

---

[1] ۱۲ ربیع الاول ۸۲۳ھ = ۲۷ مارچ ۱۴۲۰ء [2] سیرام واقع بود برکنار رود اریس که معاون سیحون است و هشت میل بشرق چیمکنت، قبل از حملهٔ مغول این شهر را اسیجاب نام بود۔
[3] ۱۵ اپریل ۱۴۲۰ء [4] یعنی بلاد مغول (یول) [5] رک به یول ص ۵۲۵،
[6] ۳۱ مئی ۱۴۲۰ء، [7] رک به یول ج ۱ ص ۲۲۰ حاشیه ۱، [8] ۴ جون سنهٔ مذکور
[9] مطلع السعدین: آب کنکره، اما بقول فاتر میر غالباً این همان آبیست که آن را دونگون گره گویند۔
[10] حاصل این که شاه جهان را دو دختر بود، یکی در حبالهٔ ازدواج سلطان شادی ولد محمد بیگ و دیگر در عقد میرزا محمد جوکی ولد شاهرخ بهادر،

(۳۸۵ ا) خاتون امیرزاده اعظم جوکی بهادر خلّد ملکه باشد، در بیست و ششم[1] جمادی الاول (۳۸۵ ا) در
مرغزار و جلکاء یلدوز درآمدند و ازانجا گذشته بایل شیر بهرام رسیدند، و پسر شیر بهرام آنجا
بود، با وجود آنکه آفتاب بسر سرطان رسیده بود یخ می بست چنانکه دو انگشت بری
یخ می شد در هشتم[2] جمادی الآخر خبر رسید که پسران محمد بیگ داجی را که ایلچی اویس خان بود
غارت کرده، داجیان و ایلچیان متوهم شده گفتند ما را سعی می باید کرد که خود را زود تر
بسرحد ختای رسانیم و درّه‌ها[3] و کوهها ی سخت* بود و اکثر اوقات باران و ژاله می بارید،
در اواخر جمادی الآخر به شهر طرفان رسیدند و درین شهر اکثر کافر[4] قرآن بودند و بت
می پرستیدند و بتخانه بزرگ داشتند در غایت تکلّف و بتان بسیار درانجا بعضی نو ساخته
و بعضی کهنه، و در پیشانی صُفّه یک صورت بزرگ که میگفتند که این صورت ساکمونی[5]
است، در دوم[6] رجب ازین کوچ کردند و هوا در غایت گرمی بود، پنجم رجب به
قراخواجه رسیدند، در دهم رجب جمعی ختائیان رسیدند و گفتند اسامی ایلچیان و عدد
ایشان بنویسید، در نوزدهم رجب بموضعی رسیدند که آنرا صوفی آتا می گفتند و یکی از
(۳۸۵ ب) سادات ترمذ که او را خاندزاده تاج الدین نام بود (۳۸۵ ب) آنجا لنگری ساخته و ساکن شده
بود (و داماد امیر فخر الدین حاکم مسلمانان قامل بود،
و در حادی عشرین رجب بشهر قامل رسیدند و درین شهر امیر فخر الدین مسجدی بزرگ ساخته
بود و در مقابل بتخانهٔ ساخته بودند بغایت بزرگ و در وی بتی بزرگ ساخته، از چپ و راست بتان دیگر
خورد تر بسیار بودند و در پیش بتی بزرگ مقدار بچهٔ ده ساله صورتی از مس ساخته در غایت صنعت و
خوبی، و بر دیوارهای خانه صورتگریهای استادانه کرده و رنگ آمیزیهای خوب و بر در بتخانه

---

[1] یعنی قریب به ۲۱ ماه جون سنه ۱۴۲۰ء [2] ۲۰ جون سنه ۱۴۲۰ء [3] اصل: دادر کهها ی سخت،
[4] یعنی بودائی ها بودند، [5] یعنی ساکیامنی [6] ۱۳ جولائی سنه ۱۴۲۰ء

صورت دو دیو که بر یکدیگر حمله کرده باشند، و منگلی تیمور بایری[1] جوانی بغایت صاحب جمال حاکم قائل بود[2]،

در خامس عشرین رجب از آنجا کوچ کردند و بعد[3] ازان راه اکثر چول بود هر یک روز و دو روز بآب میرسیدند تا دوازدهم[4] شعبان بموضعی رسیدند که از آنجا سکجو[5] که اوّل شهر ختائیان و قراول[6] ایشان بود ده[7] روزه راه چول بود، جمعی از ختائیان بموجب حکم بادشاه باستقبال ایلچیان آمده بودند و مرغزاری نزدیک بوده هم دران روز [در] مرغزار[ی] عُقّه عالی ساخته و سایبانهای کرپاس زده و شیرها[8] و صندلیها نهاده و انواع ماکولات از قاز[9] و مرغ (ز ۱۳۸۶) و گوشت پخته و فواکه و میوه‌های خشک و تر بر طبقهای چینی مرتب کرده و (۱۳۸۶ ز) بر سر شیرهٔ نخلی بسته، القصه دران بیابان طویی که در شهرها بدان تکلف نتوان ساخت ترتیب کرده بودند و شیرها و خوانها نهاده، و بعد از طعام انواع مسکرات از عرق و سرمه[10] درکار آوردند و مجموع رامست ساختند و بیرون طوی هر کس را بقدر مرتبه و گوسفند و آرد

---

۱ اصل: باری، مطلع (نسخهٔ قاترمیر): بایری، حبیب السیر: بابری، ۲ در مطلع السعدین می‌نویسد: و ازانجا به بیست و پنج کوچ راه چول و بادیه قطع کرده بهر دو روز آب می یافتند و دوازدهم ماه شعبان در اثناء بیابان بشیره گاو و قطاس دوچار شدند و آنجا گاو چنان بزرگ می شود که گویند نوبتی سواری را از پشت زین بسر شاخ ربوده و مدتی بر سر شاخ بود (بجای شیر در بعضی نسخ شتر نوشته است یعنی شتر وحشی و گاو و قطاس که (yak) است،

۳ یعنی مفازه گوبی را عبور می کردند، چول یعنی بیابان و ریگ زار است،

۴ ۲۲ اگست ۱۴۲۰ء ۵ Sucheu ۶ A Post of observation

۷ مطلع: دو، ۸ خوانچهٔ پایه دار، ۹ Goose.

۱۰ نوعی از شراب متعارف ترکستان (بهار عجم)،

وچه وما یحتاج سفر وعرقی وسرمه یداوند واین ساختگی مجموع از سکجو آورده، وآنجا نسخه کردند که با هر کسی چند نوکر ند وداچیان حجت می گرفتند که می باید که نوکر زیادتی ننویسند که یاساق ختای زکیت [اینست ؟] وهر کس دروغگوی شد او را قعی نمیماند وبسیار بازرگانان پیش ایلچیان نوکر می شدند وخدمت میکردند القصه نسخه نبشتند بدین تفصیل:

امیرشادی	سلطان	ارغداق	ادوان	خواجه تاج الدین
خواجه وکوکجه	احمد وخواجه غیاث الدین	شست	پنجاه	نوکر شاه بدخشان
دویست نفر	صد وپنجاه نفر	نفر	نفر	پنجاه نفر

نوکران امیر وامیرزاده اعظم الغ بیگ گورگان خلد الله ملکه پیشتر رفته بودند ونوکران امیرزاده ابراهیم سلطان خلد الله تعالی ملکه، هنوز نرسیده بودند،

(۳۸۶ب) روز شانزدهم[1] (۳۸۶ ب) ایلچیان را خبر کردند که امروز داتک داجی طوی می دهد ولو از جانب پادشاه ختای حاکم آن سرحد بود که از طرف قامل است واز سکجو تا شهر وا (او ؟) نه یام بود واو بالشکری پنج شش هزار سوار باستقبال آمده بود ومجموع ایلچیان سوار شدند ونزدیک یورت داتک داجی آمدند، طریقه فرود آمدن ایشان در صحرا چنان بود: لشکریان مربع فرود آمده بودند چنانک بپرکار دو سطاره مربع کنند وخیمها طناب در طناب کشیده چنانچه بهیچ جا راه پیاده نبود که بدان میان درآید وچهار دروازه بر چهار طرف آن مربع گذاشته ومیان آن مسافتی بزرگ، ودر وسط آن مسافت صُفّهٔ بزرگ ساخته بمقدار یک جریب وخیمه بزرگ وتیر[2] خطائی در پیش او زده مثل شاه نشینی دامنها برداشته وتالاری از چوب ساخته واز کرپاس سایبانها زده چنان که آن[3] از یک جریب زمین

---

۱ ۱۶ رشعبان ۸۲۳ھ = ۲۶ اگست ۱۴۲۰ء ۲ مطلع السعدین: تیره، حبیب السیر: تیره، (ودر ص ۱۰ س ۱ بجای دو چوبه وآن خیمه: وتیره، ۳ کذا در اصل اما غالباً صوابش «مقدار» است چنانکه در س ۱۷،

تمام سایه کرده بود و در زیر دو چوبه صندلی[1] داجی نهاده و از چپ و راست صندلیها دیگر [و ایلچیان بر جانب چپ و امرای ختا بر جانب راست نشستند] انا کمه[2] [پیش ایشان تعظیم] جانب چپ زیاده [از جانب راست] است و بعد از آن پیش هر کسی ایلچیان و امراء و شیره نهادند و در یکی نعمت الوان میوهای خشک ختائی و قاز و مرغ (۳۸۷ ا)، و سانّ[3] گوشت پخته و در یکی کلیچه و نانهای (۳۸۷ ا) خوب و نخل بندی[4] از کاغذ و ابریشم چنان خوب که صفت کرد (کذا)، و در پیش سایه مردم یک شیره هر یک را (و) در برابر کوکهٔ بلند نهاده و خمها و خمرهای چینی و صراحیهای بزرگ و خرد از چینی و نقره و زر پهلوی کورکه، از چپ و راست جمعی از مطربان ایستاده و با تو عن و کمانچه و بینهٔ ختائی و نی از دو نوع، بعضی نقس و رسرنی میکنند و بعضی در پهلوی نی، و طنبک[5] خطائی و موسیقار و طبلی دو رویه بر سر سه پایه نهاده با صول میزنند و پنج و چهار پاره و دبل در پهلوی ایشان، و بازیگران ایستاده، پسران صاحب جمال سرخی و سفیدی مالیده که هر کس بیند گوید دختر اند کلاه ها بر سر و مروارید در گوش و بازی گریهای دارند مخصوص ختائی که مثل آن در عالم هیچ نیست، و از پیش آن صُفّه تا چهار دروازه که آن خیمها زده اند مردان جیبه[6] پوش با نیزهای دراز در دست ایستاده چنانکه یک پای بر پای دیگر نمی جنبند و یساول خود حاجت نیست جهت آنکه یساق و سیاست ایشان از آن زیاده است که وصف توان کرد، بعد از آنکه (۳۸۷ ب) مردم را بنشانیدند (۳۸۷ ب) کاسهٔ داشتند و قوش دادند قراد و خوردند، میر و سون که دیوان در حکم اوست برخاست و کاسه داشت و صندوق[7] نخل بندی با او بردند و هر کس را که کاسه داشت یک شاخچه نخل بندی در سر دستار او زد، و بیک ساعت مجلس را گلستانی ساخت، و بعد از آن

---

۱ (Steingass) throne, bench, seat, chair ۲ اصل: چنانکه از، تصحیح قیاسی است و زیادات از مطلع ۳ lit, a piece, a share, portion ۴ مطلع: حلی ۵ مطلع: «تنبک»، در برهان قاطع می گوید که تنبک دهلی باشد دم دراز که از چوب و سفال سازند و بازیگران در زیر بغل گرفته بنوازند، ۶ clad in armour. ۷ اصل: صندل، تصحیح از روی مطلع،

بازیگران را فرمودند تا بازیها کردند بانواعی که شرح آن تقریر نیاید، ازان جمله از کاغذ مقوی[۱] صورتها ساخته اند (از) هر جانوری که در عالم باید (باشد؟) و بر روی بندند که هیچ رخنه از کنار گوش و روی پیدا نیست که گو بیا وصلهٔ ازان حیوانست، و بمیان آن صورت درمیروند و بر اصول ختاییان رقص می کنند چنانکه عقل دران خیره و مدهوش می گشت، دیگر پسران همچو آفتاب خاوری صراحیها و پیالها در دست ایستاده و بعضی طبقهای نقل از فندق[۱] و عناب و چهار مغز و شاه بلوط مقشر و لیمون و سیر و پیاز در سرکه پرورده و دیگر ترها[۲] که درختهای می باشد که درین بلاد نیست و کس ندیده و نام او نشنوده و خربزه[۳] بریده و هندوانه اینها مجموع بر طبقی خانه خانه ساخته و هر یک را جدا جدا در جای کرده، چون (۱۳۸۸) امیری[۴]

(۱۳۸۸) را کاسه داشتند* فی الحال آن پسر پیش آمد و طبق پیش داشت تا به نقلی که طبیعت بدان میل کند تنقّل کند دیگر لکلکی ساخته اند از کرپاس و ترغو[۵] و پرها بروے زده و منقار و پای او سرخ کرده بچنانچه مطلق بلکلک میماند امّا بزرگتر است چنانکه پسری بمیان آن صورت درمیرود و همهٔ جای خود را می پوشد چنانکه همین صورت لکلک مینماید و بر اصول غنایی که ختاییان میزنند پای می کوبد و سر ازین طرف و آن طرف جنباند که حاضران (حیران) مانده بودند[۶]* فی الجمله آن روز بآخر رسید به همین نوع گذرانیدند و آن استعداد ده روزه راه چول باستقبال ایلچیان آورده بودند،

و در سابع عشر شعبان المعظم ازانجا کوچ کرده بچول در آمدند امّا آن زمان[۷]..... بقراول[۸] قلعه ایست محکم و خندق عمیق

---

۱ مطلع: فندق ۲ اصل: ترها کرده، ۳ اصل: جریره، مطلع: خریزه‌های، ۴ مطلع: امیر کسی را کاسه داشت،

۵ ترغو نوعی از بافتهٔ ابریشمی سرخ رنگ باشد (هفت قلزم)، ۶ مطلع: که مردم حیران می شدند،

۷ کذا ناقصاً در اصل بدون بیاض، مطلع السعدین: و بعد از چند روز بقراول رسیدند و این قراول قلعه ایست الخ

در آخر سفرنامه گفته است که "در جمعه ۱۹ شعبان سنه ۸۲۳ هـ از قراول ختای گذشتند"، ۸ قراول در لغت بمعنی کسی که

گرد آن کشیده و راه بر میان آن قلعه (آنچنان[1] که از در قلعه) می باید آمد و بدر دیگر بیرون رفت، چون بقلعه درآمد تمام مردم را بشمردند و نام بنوشتند و ازان در دیگر بیرون گذاشتند، بعد ازانکه از قراول بگذشتند بشهر سکجو رسیدند و بام[2] خانه بزرگ بر در آن شهر بود چنانکه جمله در آن بام خانه فرود آمدند و ایلچیان را نیز گفتند اینجا فرود آیند که رسم این ولایت همچنین است، بعد ازین هرچه مایحتاج (۳۸۸ب) شما باشد جمله از یامخانه بدهند و چهارپایان و رخوت ایشان (۳۸۸ب) جمله بدفتر بردند و از ایشان ستانده بمعتمدان سپردند و بعد ازان هرچه مایحتاج ایلچیان بود از مرکوب (و) ماکول و مشروب و مفروش جمله در یامخانه مرتب میداشتند هر شب آن مقدار که بودند هر یکی را کتی و یک دست جامه خواب ابریشمین با خدمتگاری که هرچه فرمایند بجای آورد، و این سکجو[3] شهری بود بغایت پاکیزه و قلعهٔ محکم، و وضع شهر مربع درست نهاده چنانچه بسطاره و پرکار[4] ساخته و میان بازار پنجاه گز شرع پهنا داشت، مجموع آب زده و جاروب کشیده چنانکه بمثل اگر روغن بریزد جمع توان آورد، و در خانهای ایشان خوک اهلی بسیار بود، و در دوکان قصابان گوشت گوسفند و خوک پهلوی یکدیگر آویخته، و انواع محترفه دکانها نهاده و در بازار ایشان چارسوی بسیار و بر سر هر چهارسوی چهار طاق از چوب بحوزه[5] (؟) بسته

(بقیه حاشیه ص ۱۱) سپاهی به بیند و بر دیدبان نیز اطلاق کنند و میرشکاری که صید را از دور به بیند و فوجی که پیش پیش رود و از سپاهی زدن غنیم خبر دهد چه او هم دیدبان است (بهار عجم) بقول یول درین موضع از قراول دروازهٔ دیوار چین مراد است که بصورت قلعه ایست و او را کیایوکوان (یعنی قلعه دروازه نسیم) می نامند و هیوان سانگ در مائهٔ ششم ذکری ازو آورده و در عهد شاهان منگ حد سلطنت چین این جا منتهی می شد،

(حاشیه صفحه ۱۲)، ۱ـ برقیاس عبارت مطلع، ۲ـ Post house.

۳ـ اصل: شکجو ۴ـ اصل: برسکار ۵ـ مطلع: مجوزه (و در نسخهٔ مجوره)، بر ص ۲۷ این لفظ را مخوره نوشته است،

در غایت تکلف و کنگره‌های بر روی نهاده هم از چوب و مقرنس[۱] ختائی بسته و در یا روی شهر
در هر بیست قدم برجی سر پوشیده ساخته و چهار دروازه بر چهار دیوار آن در برابر هم ساخته
(۱۳۸۹) و از غایت راستی از این (۱۳۸۹) در آورد آن یک می نمود چنانکه کسی تصوّر می کرد که نزدیک است
و حالی بدانجا خواهد رسید اما بسیار راه بود، و بر پشت هر دروازه کوشکی دو طبقه ساخته
بر طریق ختای[۲] که ایشان پوشش عمارت مجموع خرپشته[۲] می سازند، (و) چنانکه در مازندران
بسفال بی رنگ می پوشند ختائیان اکثر بکاشی چینی پوشیده اند و درین شهر بتخانه[۳]‌های
بسیار بود هر یک مقدار ده جریب کم و زیاده، مجموع زمین آن از خشت پخته[۴] تراشیده فرش
انداخته، و خشت پخته ایشان بمثل سنگ جوهری دارد و محکم است و بتخانه‌های چنان
میدارند که قطعا از قاذورات دران نتوان یافت و پسران خوش شکل بر در بتخانه ایستاده
مردم غریب را راه بری میکردند، از شهرهای که در حکم دیوان پادشاه بود اول آن شهر است
که رسیدند و از آنجا تا خان بالق[۵] که تخت گاه پادشاه بود نود و نه یام بود مجموع معمور[۶] چنانکه

---

[۱] مقرنس بنای بلند و مدور را گویند که با نردبان بران روند .. و بمعنی رنگ برنگ هم آمده و در کشف اللغات عربی نوشته : عمارتی را گویند که نقاشی کرده باشند (هفت قلزم)، قاترمیر او را مرادف Varnished قرار داده است و یول او را این طور ترجمه کرده Covered with lacquer of Cathay اما بگمانم محال نیست که مراد مصنّف این است Surmounted with spires, in the Cathayan fashion

[۲] خرپشته پشتهٔ بزرگ ناهموار را گویند که میان آن بلند و دو طرفش نشیب باشد و خیمه و طاق و ایوان و هر چیز که مانند اینها باشد و آنرا ماهی پشت هم گویند (هفت قلزم)، همچنان آسمان را خرگاه کو و پشت می گویند. پوشش بمعنی سقف است،

[۳] اصل : ختای، عبارت مطلع السعدین این طور است. و درین شهر چند بتخانه هر یک قریب به ده جریب،

[۴] Polished? [۵] Peking [۶] اصل : معذور، تصحیح از روی مطلع،

هر یامی برابر شهری و قصبهٔ، و مابین شهرها چند قرغو[1] وکی[2] وی قو، قرغو عبارتست از خانهٔ که بمقدار بیست[3] گز بلندی ساخته اند و دائم ده کس درین خانه ساکن اند بکشک[4] و البته آنرا چنان (۳۸۹ ب) ساخته اند که قراغوی دیگر بنماید، اگر ناگاه قضیّهٔ پیدا شد مثل لشکری (۳۸۹)
بیگانه از آنجا که سرحدست فی الحال آتش کردند و آن قرغوی دیگر چون علامت آتش دید او نیز هم چنین در یک شبانه روز سه ماه راه واقف شدند که حالی هست و در عقب آتش آن حال که واقع شده است مکتوب کردند و در کیدی قوها بدست یکدیگر رسانیدند، و کیدی قو عبارت از خانه[5] واری چنداست که در محلّی ساکن گردانیده اند و یاساق[6] و مهم ایشان اینست که چون خبری برسید شخصی معدّ ایستاده فی الحال آنرا بتعجیل بکیدی قوی دیگر رسانید هم چنین با آن دیگری تا آنزمان که بپای تخت رسانیدند و از کیدی [قو] تا کیدی قوی دیگر ده مرّه متعیّن است و هر شانزده مرّه یک فرسنگ شرع است و جماعتی را که در قرغوی نشانند بنوبت[7] چون ده روز می گذرد ایشان می روند و عوض ایشان ده کس دیگر بنوبت می آیند اما جماعتی که در کیدی قوی باشند آنجا ساکن اند و خانها ساخته عمارت و زراعت دارند و کار ایشان آنست که خبری برسید بکیدی قوی دیگر رسانید (کذا)، و از سکجو تا قمجو[8]* (۱۳۹۰) که شهری دیگر بود بزرگ نه یام بود و قمجو[9] از سکجو* بسیاری بزرگتر (۱۳۹۰)
و معمورتر بود و دانگ داجی که بزرگتر داجیان سرحد بود دران شهر حاکم بود و در هر یامی چهار

---

[1] اصل قوعو، اما در مواضع دیگر قرعو و قراغو، اما در مطلع السعدین در هر موضع قرغو نوشته است،
[2] کذا بهر موضع، اما در مطلع السعدین کی وی قو نوشته است، (و در بعضی نسخ قو بجای قو) [3] مطلع بست
[4] چوکی و پاسداری [5] Families. [6] Regulation, Order, arrangement
[7] اصل: بیوست، [8] اصل: شکجوه تا همجو، تصحیح از روی مطلع، [9] قمجو از شکجو، تصحیح از روی مطلع، قمجو = Kanchen

صد و پنجاه اسپ و دراز گوش یُرغه[۱] از برای ایلچیان که پیش حضرت[۲] سلطنت شعاری و فرزندان رفته بودند می آوردند و پنجاه شصت عرابه و پسران که موکل اسپان بودند ایشان را باقو میگفتند و آنها که موکّل درازگوش بودند لوفو، آنها که عرابه می کشیدند چینو[۳] (چیفو؟)، و ایشان بسیار بودند از برای آنکه ریسمانها بر عرابها بسته اند و آنرا همان پسران بدوش میبرند، اگر بارندگی و اگر کوه پیش می آید که (کذا) آن پسران بدوش و قوت آن عرابها را از یام بیام میرسانند و هر عرابه دوازده کس میبرند، پسرانی همه خوش شکل مرواریدهای دروغی ختائی در گوش و مویها بر[۴] میان سر کرده[*] زده[۵]، اسپان که می آرند با زین (و) لجام و قمچی
(۲۹۰ آ) [می آرند]، و این باقوبان تا یام جلا[۶] و میدو در چنانکه درین بلاد پیکان بتعقّب[۷] میدوند (۲۹۰ ب)
بهر یامی بقدر مرتبه که تعیین شده گوسفند و قاز و مرغ و برنج و آرد و عسل و در اشو[۸] و عرق و سیر و پیاز و (در) سرکه پرورده و انواع ترها و بقول که در سرکه پرورده اند بیرون آن چ

---

۱ اصل: یرغه، مطلع السعدین: یُرغه (در بعضی نسخ یرقه)، یورغا اسپ راه وار را گویند (رساله فضل الله خان)، یورغه آمدن (سٹائن گاس) to trot. ۲ یعنی شاهرخ سلطان، ۳ مطلع: چینو، چینو، چیغو (با اختلاف نسخ)، قاترمیر در ترجمه اش tchifou نوشته است، یعنی که چیفو بوده باشد در اصل، ۴ مطلع: بر سر کرده، اما رجوع کنید به ص ۲۴ س ۶، ۵ یعنی بسته، ۶ همان جلوست = in front of, before ۷ اصل: ینعصب، مطلع: بتعقّب (و در بعضی نسخ بتعقیب)، (حبیب السیر: باقویان بتعقب یکدیگر پیش پیش اسپ دوند) ۸ "The rice wine of the Chinese (Yule)
"A sort of wine they drink warm. This is a decoction of immature rice" (An authority quoted by Yule)
در مطلع السعدین این لفظ را در اسون نوشته است،

که در بام خانهای مقرر کرده اند [می دهند و] بهر شهر که میرسیدند ایلچیان را طوی میکشیدند و دیوان خانه را دسون[۱] میگویند در دسون که طوی می دهند اول در پیش کور که روی بطرف **خان بالق** که تخت گاه پادشاه ایشانست تختی نهاده اند و پردهٔ ازان پهلوی تخت آویخته و شخصی پهلوی تخت ایستاده نمدی[۲] بزرگ پاک در پهلوی تخت انداخته اند امرای بزرگ و ایلچیان را پهلوی آن نمد[۲] برداشتند و سائر مردم[۳] را در پس پشت ایشان صف می ایستند و آن شخص که در پهلوی تخت ایستاده است بزبان ختای ندا کرده سه بار[۴] بعد ازان داجیان سه بار سر بر زمین نهادند و ایلچیان و سایر مردم را نیز تکلیف کرده اند که سر بر زمین نهند و صفها چنان راست ایستاده اند که مسلمانان در نماز ایستند بعد ازان که این سر نهادند از انجا هر کس بسر شیرها که از برای[۵] ایشان نهاده اند رفتند و درین روز که دانک داجی (۱۴۲۱ء) در قمچو جماعت ایلچیان را طوی میداد دوازدهم رمضان المبارک بود از ایلچیان (۱۴۲۱ء) درخواست کرد که طوی پادشاه است و پادشاه شما را عزیز داشته اکنون شما چیزی بخورید شادی خواجه و اصحابی که کلانتران ایلچیان بودند ایشان نیز درخواست کردند که ما را این تکلیف میکند که در[۶] دین ما روا نیست دانک داجی ایشان را معذور داشت و شیرها و آنچه از برای ایشان ترتیب ساخته بود بوثاقهای ایشان فرستاده و درین شهر **قمچو** بتخانه بود بس بزرگ چنانکه عمارت اصل بتخانه و آنچه داخل او بود پانصد گز در پانصد گز بوده باشد و درمیان این عمارت بتخانه بود در روی بتی خفتیده

---

[۱] مطلع : دوسون [۲] اصل : نمد [۳] عبارت مطلع السعدین این طور است : باقی مردم در پس پشت ایشان صف صف بسان مسلمانان درصفهای نماز ستاده [۴] مطلع : سه بار
[۵] اصل : برهای ، تصحیح قیاسی است [۶] اصل : درین ، تصحیح از روی مطلع ،

ساخته اندکه پنجاه قدم طول آن بت بود و نه قدم طول کف، و دور کلّه سراو بیست و یک گز شرع، و گرد بر گرد آن عمارت بتکلف بتان دیگر درپس پشت و بالای سراو هر یک بیست گز[۱]* و کمتر و بیشتر و صورت بخشیان[۲] هر یک بمقدار آدمی چنان متحرک که کسی تصور کند که این کافران زنده اند و بر باقی دیوارها صورت گریها کرده اندکه مجموع نقاشان عالم انگشت حیرت بدندان گیرند، (۳۹آ) واین بت بزرگ خفتیده را (۳۹ب) یک دست بزیر سر نهاده و یک بر روی ران، و تمام آن بت بزرگ را مطلّا کرده اند و انواع رنگها و لباسها پوشانیده و نام آن شکمونی[۳] قومی گفتند، و فوج فوج از کافران می آیند و پیش آن بت سر بر زمین می نهند، دیگر بیرون آن عمارت بتخانها گرد بر گرد همچون کاروان سرائی خانها در پهلوی یک دیگر چنانک هر خانه بسرخود بتخانهٔ بود و انواع پردهای زربفت و کرسیهای مطلّا و صندلیها وشمعدانها و صراحیهای چینی و آرائش تمام، درین قجوده بتخانه چنین معظم بود و یک خانهٔ دگر ساخته بودند که مسلمانان آن را چرخ فلک می خوانند مثل کوشکی مثمن و از زیر تا بالا پانزده طبقه و در هر طبقه منظرها ساخته، در هر منظری مقرنس ختائی بسته وغرفها و ایوانها، و گرد منظرها درافزینها[۴] و انواع صورت ساخته مثل تختی زده و پادشاهی نشسته و از چپ و راست خادمان و غلامان و دختران ایستاده و هر یک بخدمتی مشغول، علی هذا این پانزده طبقه که درو منظرها ساخته اند از خورد و بزرگ مقدار یک وجب[۵] و خردتر و بزرگتر تا مقدار یک گز در یکدیگر (یک گز؟)، و در زیر همه صورت دیوان ساخته اندکه کوشک را بردوش گرفته اند ودور[۶] آن کوشک بیست گز بود و

---

۱ مطلع: گزی ۲ یعنی درویشان بودائی مذهب، لامه ها، رجوع کنید به انسائیکلوپیڈیا آف اسلام بذیل بخشی، ۳ اصل: سکانے، تصحیح از روی مطلع، این شکمونی محرّف سکیامنی ست، ۴ wooden or iron rail, fence, balustrade ۵ بمعنی بالشت ۶ اصل (در) تصحیح از روی مطلع وحبیب السیر،

بلندی[1] آن دوازده گز* و این مجموع از چوب[2] تراشیده امّا چنان مطلّا کرده اند که کسی تصوّر کند که آن تمام از طلا ساخته اند، و سردابهٔ زیر آن ساخته و میل[3] آهنین از زیر تا بالا تعبیه کرده و سر آن میل در زیر بر سر کرسی آهن نهاده و یک سر دیگر بر سقف خانه که آن کوشک در آنجا است محکم کرده چنانکه در آن سردابه باندک حرکتی این کوشک بدین عظمت در چرخ می آید، و مجموع درودگران و آهنگران و نقاشان عالم می باید که تفرج آن کنند و از آنجا تعلیم صنعت گیرند، و ازین یامهای گذشتند و شهرهائی که می رسیدند طویهائی[4] ایلچیان و نوکران می دادند، چندانک بخان بالق نزدیکتر می شدند تکلفات زیاده می شد، و رختها و چهارپایان ایلچیان و نوکران که بگذاشتند درین قمجو سپردند که در وقت مراجعت باز تمام و کمال بایشان سپردند و آنچه از برای پیشکش پادشاه آورده بودند از ایلچیان بستاندند[5] و خود غمخواری آن می کردند، هم چنین هر روز بیامی و هر هفته بشهرے می رسیدند تا در چهاردهم[6] شوال بآب[7] قراموران رسیدند و آن آبی بزرگ بود قریب بجیحون، بروی پلی بسته بودند بکشتی در غایت خوبی و محکمی، زنجیری بعظمت
(۳۹۲ ب) از آهن بستبری ران آدمی بود ازان طرف و ازین طرف تا ده گز بر خشکی گذشته، (۳۹۲ آ)
و بر [دو][8] طرف* دو میل آهن هر یک بستبری میانه مردی در زمین محکم کرده، و آن زنجیرها بر آن

---

[1] مطلع (نسخهٔ قاترمیر): بلندی دوازده گز، (نسخه کرائسٹ کالج): بلندی دوازده گز، حبیب السیر: ارتفاعش دوازده گز، یول (۱۷ آ ۲۰۰ I حاشیه ۱) می گوید: عبارتی که به ارتفاع این کوشک تعلق دارد (یعنی دو در بیست گز و دوازده گز) محرّف و ناقابل فهم است، [2] اصل: جواب، تصحیح از روی مطلع، [3] اصل: سیل، [4] اصل: که [5] در مطلع السعدین افزوده است: مگر شیری که میرزا بایسنغر فرستاده بود و پهلوان صلاح الدین شیربان خود بدرگاه پادشاه رسانید، [6] مطلع: چهاردهم
۱۴- شوال ۸۲۳ھ = ۲۲ر اکتوبر ۱۴۲۰ء [7] The Houng ho. [8] مطلع: بر دو طرف آب،

استوار کرده و بقلابها[1]. بزرگ کشتی را بدین[2] زنجیرها بسته، بیست (و) سه کشتی بود، بر[3] بالای کشتیهای تختهای بزرگ انداخته بودند در غایت محکمی و همواری چنانکه [بی] زحمت مجموع چهارپایان از بالای بگذشتند، و ازان طرف آب قراموران شهری[4] معظم بود ایلچیان را طوی کردند از همه طویها بزرگتر که پیشتر کرده بودند، و درین شهر بتخانه بود بغایت بعظمت و تکلف چنانکه از سرحد تا آنجا مثل آن عمارت ندیده بودند و سه خرابات بزرگ بود درین شهر (و) دختران صاحب جمال در وی، میگفتند که ازین دختران بعضی هنوز مهر بکارت دارند، و اصناف پیشه وران بسیار در غایت حذاقت درین شهر بودند، اگرچه مردم ختای اکثر صاحب حسن اند، اما این[5] شهر* را حسن آباد می خواندند، و ازانجا بر شهر[6] دیگر[7] گذشتند، تا دوازدهم[8] ذی العقده بآبی[9] رسیدند که دو برابر جیحون بوده باشد (۱۳۹۳)، موجهای بزرگ داشت، کشتیها (۱۳۹۳) را حاضر کردند، مجموع از آن آب بسلامت بگذشتند، و چند آب دیگر بعضی بکشتی و بعضی بپل گذشتند،

درسابع عشرین ذی العقده بشهر صدین[10] فو رسیدند، شهری معظم و غله بسیار و عمارات خوب، از جمله بتخانه بعظمت چنان که درمیان خانهٔ بتی ساخته بودند از برنج ریخته و مطلا کرده گوییا تمام از طلاست، مقدار پنجاه گز بلندی آن بت باشد و اعضای آنرا جمله متناسب ساخته اند و جمله اعضای او صورت دست کشیده اند و بر کف هر دستی صورت چشمی کشیده و آنرا

---

۱ Hooks. ۲ اصل: بدین، ۳ اصل: که ۴ بقیاس یول این شهر غالباً Lancheu بوده باشد که دارالخلافهٔ صوبه کانسو است، و اغلب که خواجه همین را حسن آباد خوانده ۵ اصل: درین ۶ اصل: بشهر، ۷ مطلع: چندشهر ۸ ظاهر است که ایلچیان رودخانهٔ هوانگ هو را بار دگر عبور می کنند بمحلی که او حد فاصل است میان صوبه شنسی و شانسی (یول I. C. C. 17) ۹ اصل: جهدین قو، مطلع: صدین فور، —— بقیاس یول این شهر (Chingtingfu) بوده باشد،

بت هزار دست میخوانند و در مجموع[۱] شهرتی دارد، اولاً دکانی بزرگ محکم [از آ]ن سنگ تراشیدهای خوب کرده که این بت و عمارات اطراف او بران دکانی است و دیگر رواقها و منظرها و غرفها بسیار برگرد آن چند آشام[۲] چنانکه آشام اول از کلهٔ پای[۳] او گذشته و آشام دوم بزانوی او رسیده، و آشام سیوم از زانو گذشته و دیگری بمیان او رسیده و دیگری بسینهٔ او رسیده هم چنین تا بسر او عمارات متکلف استادانه، و بعد ازان سر آن عمارات بقرنس[۴] درآورده (۲۹۳ ب) وچنان پوشیده که مردم در آن حیران می شد و آن (۲۹۳ ب)

هشت آشام شده است در هر آشامی هم از بیرون برگرد عمارت می توان گردید و هم از اندرون، این بت برپا ایستاده ساخته اند و دو قدم او که هریک قریب ده گز باشد بر بالای تیغه[۵] ریخته ایستاده، همچنین قیاس کرده اقلش می باید که صد هزار خروار برنج دران عمل خرج شده باشد، و دیگر برگرد آن بت بزرگ بتهای دیگر، خورد تر ساخته از گچ و رنگ آمیزی و مطلا کرده اند و کوهها و کمرها[۶] و مغارها صورت گری نموده چنانچه بخشیان و راهبان و جوگیان در چله نشسته اند و ریاضت می کنند و قچقارها[۷] و تکهای[۸] کوهی و ببر و پلنگ و اژدها و

---

[۱] مطلع: خطا [۲] step، grade، stage، حبیب السیر: طبقه [۳] بتدپا - کعب (هفت قلزم)، [۴] اصل: بقرنش، [۵] اصل: تنقه، اما تیغه در مطلع السعدین، قاترمیر این لفظ را بمعنی pedestals گرفته، و غیر محتمل نیست که تیغه باشد که مرادف تیپه (بمعنی پشته است)، در مطلع السعدین بعد لفظ ایستاده جملهٔ ذیل را افزوده است: و آن خود نمی نماید و گوئی معلق ایستاده، [۶] یعنی کریوه ها و پشته ها، [۷] قوچقار بمعنی گوسفند شاخ دار است، (رساله فضل الله خان)، قاترمیر در حواشی این سفرنامه) نوشته است که قوچقار گوسفندی ست وحشی بزرگ که علی الخصوص در بلادی که بنواح منبع جیحون است یافته می شود، (Ram or battering ram) [۸] اصل: ملهای، تصحیح از روی مطلع، تکه بز نر را گویند در رسالهٔ فضل الله، اما در هفت قلزم تکه بالفتح نوشته است و گفته که بمعنی بز نر آمده اعم از بز کوهی و غیر کوهی و بزی را نیز گویند که سرگروه (و) پیش رو گلهٔ گوسپندان باشد،

ورختناهای مجموع در گچ کاری نموده و باقی دیوارها را صورت گری کرده اند چنانچه استادان ماهر در (و) حیران بمانند و عمارات اطراف برین قیاس، و درین خانه چرخی گردانی مثل آنکه در **قمچو** (دیده) شده اما این را والصواب: ازآن بسیار متکلف و بزرگتر، همچنان کوچ کردند (۱۳۹۴) و چهار پنج فرسنگ میراندند تا روز هشتم[1] ذی الحجه شبگیر کردند هنوز (۱۳۹۴) تاریک بود که بدروازهٔ[2] **خان بالق** رسیدند شهری بغایت بزرگ چنانکه هر دیواری یک فرسنگ بود که چهار فرسنگ دور آن باشد و برگرد دیوارهای شهر بسبب آنکه هنوز عمارت میکردند[3] صد هزار چوب مخوره[4] (؟) که هر یک پنجاه گز بوده باشد خواتره [بسته][5] بودند و چون هنوز پگاه بوده دروازه[6] مکشوده بودند ازان برج که عمارت می کردند ایلچیان را بشهر در آوردند، و بدر کریاش[7] پادشاه فرود آمدند و بدر اردو مقدار هفصد قدم فرش سنگ تراشیده انداخته بود، چون بکنار فرش رسیدند ایلچیان را فرمودند که پیاده شوید، پیاده از روی آن فرش بگذشتند و بدر اردو[8] رسیدند بران طرف در ده پیل پنج ازین طرف و پنج ازان طرف ایستاده بودند و خرطومها بر راه داشته ایلچیان از میان خراطیم پیلان گذشتند و درون رفتند قریب صد هزار آدمی آن زمان را که هنوز روشن نشده بود بدر سرای[9] پادشاه بودند چون از در اول درآمدند مسافتی

---

[1] ۱۴ دسمبر، [2] اصل: هنوز ما، تصحیح از روی مطلع،

[3] "The city had been recently reoccupied after the temporary transfer of the court to Nanking" Yule i ccIV.

[4] برص ۱۲ س ۱۳ این لفظ را بحوره نوشته است، [5] چوب بندی که بجهت نقاشی کردن عمارت و یا آیینه بندی و امثال آن بندند (از هفت قلزم) [6] بیاض در اصل، از روی مطلع نوشته شد،

[7] Palace, court of a prince.

[8] Royal encampment, here [9] Palace [10] مطلع: فضایی،

مقدار سی صد گز در دویست و پنجاه گز بود در پیش آن مسافت کرشکی[۱] سی گز بوده باشد و بر بالای از کرسی ستونهای پنجاه گزی برپای کرده و عمارت بر بالائی[۲] (۳۹۴ ب) و (۳۹۴ب) طنبی[۳] ساخته شصت گز در چهل گز و بعد ازان سه دروازه بود میانین بزرگتر و چپ و راست خوردتر و آن میانه ممر بادشاه است و هرکس ازان نمی گذرند (کذا)[۴] و از ممر چپ و راست کورله (و) ناقوس نهاده و آویخته و ده[۵] کس منتظر [تا] بادشاه کی بتخت بر آید و قرب سی صد هزار آدمی درین فضا از زن و مرد جمع گشته و قرب دو هزار مغنی ایستاده آواز بم و زیر باهم ساز کرده و بزبان ختائی (و اصول ایشان دعا دی) بادشاه می گویند و قریب [دو هزار] دیگر بودند که هریک در دست سلاحی داشتند بعضی ناچخ[۶] و بعضی دورباش[۷] و بعضی ژوپین[۸]

۱ـ مطلع: کوشکی کرسی آن سی گز ۲ـ مطلع: بالای آن، ۳ـ طنابی: طَنَبی ایوانیکه توی ایوان کلان باشد، سنجر کاشی ـ

فتاد برف، بخاری سبک برافروزیم | که وقت صحبت شبها و گوشهٔ طنبی ست (بهار عجم)

حافظ ـ به نیم جو نخرم طاق خانقاه و رباط | مرا که مصطبه ایوان و پای خم طنبی ست

در شالامار ـ لاهور چون براه امرتسر روڈ از دروازهٔ کلان داخل می شویم اولین جائی که در و قدم می نهیم ـ خانه ایست طنبی که صاحب بادشاه نامه (جلد ۲ ص ۳۱۲) در صفتش می نویسد: عمارت شمالی که آرام گاه اقدس [یعنی آرام گاه شاه جهان بادشاه] است . . . خانه ایست طنبی بطول ده گز و عرض هفت و در وسط آن حوضی ست منبت کار از سنگ مرمر چهار گز در چهار و در بازوی آن دو حجره" این حوض درین وقت موجود نیست امّا تا چند سال پیش ازین بود، و این دروازهٔ کلان که حالا موجود است در زمان صاحب بادشاه نامه نبود، و خانه طنبی مذکور مدخلی از جانب شمال نداشت، ۴ـ مطلع: و بر بالای کوشک پشت دروازه، ۵ـ مطلع: ده، ۶ـ a battle-axe, a pike ۷ـ نیزه بود که سنان آن را دوشاخه می ساخته اند (رجوع کنید به بهار عجم برای جزئیات مفیده) ۸ـ نیزه کوچکی که سر آن دوشاخ باشد (هفت قلزم)، trident

و بعضی حربه[1] و بعضی خشت[2] فولاد و بعضی تبرزین و بعضی نیزه و بعضی شمشیر و بعضی گرز و بعضی بادبیزن[3] ختائی و بعضی [چتر][4] گرداگرد آن حوالی[5] خانها و در پیش خانها صفّهای سرپوشیده و ستونهای معظم بر کنار صفّها و دیوار خانها مجموع شبکه[6] (کذا) از چوب و فرش سنگ تراشیده چنانکه مجموع استادان هر صنعت دران حیران بمانند، القصّه چون روشن شد تا گاه آنها که (۱۳۹۵) بر بالای کوشک بودند و منتظر که پادشاه کی بتخت بر آید کورکه و دهل و دمامه و صنج و نی (۱۳۹۵) و ناقوس فرو کوفتند و آن سه دروازه بگشادند و خلائق درون دویدند، قاعده ایشان چنانست که بدیدن پادشاه دویده روند، چون ازین فضا بفضای دوم رفتند و آن قریب سی صد قدم بود و در برابر کوشکی ازان کوشک اوّل بعظمت تر و پیش کشاده، تختی آورده مقدار چهار گز و گرد تخت مثل[7] بلشک خرگاه قسین* گرفته از اطلس زرد مجموع زرفشان[8]* ختائی کرده، باژدرها و سیمرغ و نقوش ختائی، بر بالای تخت کرسی از زر بنهادند و از چپ و راست ختاییان صف کشیده ایستادند، اول امرای تومان و هزاره و صده قریب[9] صد هزار* و هر یکی در دست تخته مقدار یک گز در چهار یک شرع و زهره آن ندارند که بغیر ازان تخته بجای نگرند و در عقب ایشان مقدار[10] دویست هزار دیگر* جیبه پوشان

---

[1] Javelin [2] خشت، نیزه کوچک که در وسط آن حلقه باشد و ریسمان دران کرده بسوی دشمن اندازند (بهار عجم)، اما قاترمیر بمعنی *Square headed arrow of steel.* نوشته است [3] *Chinese fan* [4] در اصل ندارد، از روی مطلع نوشته شد [5] مطلع: فضا بجای حوالی [6] مطلع: شبیکه (و شباکه باختلاف نسخ) [7] مطلع: مثلث هیچ خرگاهی قسین، مفهوم جمله بقول قاترمیر اینست (*Round the throne stood a triangular pavilion, having the form of a tent, made of satin.*) —— بلشک - سیخ آهنی باشد که سر آن را پهن کرده باشند برای نان از تنور جدا کردن (هفت قلزم)، و قسین نام موضعی (دستانُن گاس) [8] اصل: زرد و مجموع زیشان، تصحیح از روی مطلع. [9] مطلع: بغایت بسیار [10] مطلع: افزون از حد و شمار،

ونیزه داران وبعضی شمشیرهای برهنه در دست ایستاده وصفها راست کردند، ومجموع آن کافران
چنان خاموش که گوییا هیچ متنفس آنجا نیست. شاه از درون حرم بیرون آمد و نردبانی از نقره
آوردند مقدار پنج پایه و بران تخت بنهادند و بربالای تخت صندلی از زر بنهادند و بادشاه ببالای
برآمد و برصندلی (۳۹۵ب) نشست وبادشاه میانه بالا محاسنی بزرگ و نه کوچک[1] اما مقدار (۳۹۵ب)
دویست سیصد موی ازمیانه محاسن او چنان دراز که بربالای صندلی) کی بود سه چهار
حلقه زده بود و ازچپ وراست تخت دو دختر ماه روی موها برمیان گره[2] کرده و گردن
وعارض گشاده مرواریدهای بزرگ خوب در گوش کاغذ وقلم در دست گرفته منتظر که بادشاه چه
گوید وچه حکم فرماید، هرچه آن روز برزبان بادشاه بگذرد ایشان قلمی کنند، اگر حکم را تغییر می باید کرد خط
بیرون فرستند تا اهل دیوان بران موجب عمل می کنند، القصه چون بادشاه
برتخت قرار گرفت و ازجانبین ختاییان صفها کشیده بایستادند از مقابل روی بادشاه
این[3] جماعت ایلچیان را با بندیان دوشادوش پیش بادشاه بردند اوّل یارغوی[4] بندیان
پرسیدند[5] ومقدار هفصد کس بودند بعضی دوشاخه[6] در گردن وبعضی زنجیر و بعضی یکدست
بر تخته گرفته وبعضی پنج شش را گردنها بریک تخته دراز بند کرده وسرها از تخته
بیرون (۳۹۶ر) هرکس حسب مرتبه وقدر گناه، هریکی را یک کس موکل که موی آن (۳۹۶ر)
گناه کار گرفته ومنتظر بادشاه که چه حکم فرماید، بعضی را بزندان فرمود و بعضی را بحکم کشتن،
و[در] مجموع خطای هیچ امیر و داروغه [را] حکم کشتن نیست وهرکسی که گناهی

---

[1] اصل: کوچ، در مطلع بعدش افزوده: نه کوسه، [2] مطلع: گره زده، [3] اصل: و این
[4] Attack of an accuser plaint; defence.
[5] اصل: رسیدند، تصحیح از روی مطلع، [6] دوشاخه چوبی را گویند که دوشاخ داشته باشد، وآن
را برگردن مجرمان وگنه کاران گذارند (برهان قاطع)،

کرده گناه او را بر تخته پاره بنوشتند و بر گردن او بستند بزنجیر[1] و دو شاخه (و) آنچه حد[2] گناه اوست در کیش کافری ایشان، و آن گناه گار را روانه خان بالق کرد، اگر یک ساله راه است هیچ جای نمی تواند بود تا انجا رسید[3]، القصّه، چون بندیان رفتند ایلچیان را پیش در بردند، چنانکه تا به تخت پادشاه مقدار پانزده گز مسافت ماند و یک کس ازان میران که تخته در دست دارند آمد و زانو زد و بخط خطائی احوال ایلچیان را نبشته برخواند مضمون آنکه از راه دور از پیش حضرت خاقانی خلافت پناهی و فرزندان ایلچیان آمده اند و برای پادشاه تبرکات آورده اند و بپای تخت (به) سر زدن آمده اند، چون شرح تمام بخواند مولانا حاجی یوسف قاضی که از جمله امرای تومان و مقربان پادشاه بود و زبان عربی و پارسی و ترکی (۲۹۶ ب) و مغولی و ختای و کلمچی میان پادشاه (و) ایلچیان، و از دوازده دیوان یکی تعلق بدو داشت پیش آمد، با چند نفر مسلمانان زباندان عربی و پارسی وغیره که تابع او بودند بر گرد مسلمانان بایستادند و گفتند که اوّل دو تا شوید و بعد ازان سر بر زمین نهید مسه کرت امّا پیشانی بر زمین [نه] رسانیدند، بعد ازان مکتوب حضرت اعلی سلطنت شعاری خلد الله ملکه و مکتوب مخدوم و مخدوم زاده عالمیان امیرزاده بایسنغر بهادر خلد ملکه[4] در پارچه اطلس زرد پیچیده بدو دست بلند گرفته که قاعده چنانست که هرچه تعلق بجانب پادشاه دارد در زر و می پیچند[5] مولانای قاضی آمد و آن مکتوب[6] بستاند و بدست خواجه سرای داد، بعد ازان آن پادشاه از تخت فرود آمد بر صندلی نشست و سه هزار جامه آوردند یکی دگله و دو قبا، و امراء ۲۹۶ب،

---

[1] اصل: بجنیر، تصحیح از روی مطلع، [2] بقول یول (ز ۲۷۵ ز) این درست نیست، در قانون خطائی فقط حکم قتل باید اولاً در دار السلطنت در عدالتی خاص تصدیق شود، [3] در مطلع افزوده: و باقی شاهزادگان و امرا را، [4] اصل: سیچید، مطلع: بپیچند، [5] مطلع: مکاتیب، [6] در مطلع افزوده است: و بادشاه گرفت و کشاد و دید و باز بخواجه سرا داد،

خویشان و فرزندان ایشانرا جامه پوشید، بعد ازان هفت نفر ایلچیان پیش بردند اول شادی خواجه و کوکچه[1] بعد ازان سلطان احمد و خواجه غیاث الدین وارغداق وارد وان و تاج[2] بدخشی* وایشانرا گفتند زانو زنید، زانو زدند، پادشاه از ایشان (۲۹۶ ا) احوال بندگی حضرت سلطنت (۲۹۶) شعاری خلدالله تعالی ملکه وسلطانه پرسید وبعد ازان پرسید که قرایوسف[3] ایلچی می فرستد و مال می آورد[4] در جواب گفتند که آری ایلچی ومال می فرستد و داجیان نیز دیده [کذا] که ایلچیان او آمده بود ومال آورده، دیگر پرسید که آنجا نرخ غله گران است یا ارزان، در جواب گفتند که غله ارزان است (و) نعمت فراوان، گفت آری چون دل پادشاه با خدای درست[5] است حق تعالی نیز فراخی نعمت ارزانی داشته، دیگر گفت که ایلچی می خواهم که بقرایوسف بفرستم که آنجا اسپان خوب باشد، در راه ایمنی هست؟ در جواب گفتند که ازین ایمنی هست اما اگر حکم شاه رخ سلطان باشد توانند رفت، گفت آری آزاد انسته ام گفت بعد ازان که از راه دور آمده اید برخیزید و آش بخورید و (انجا دی) که ایلچیان را بفضای اول که نشسته بودند بردند و هرکس را یک شیره (و) صندلی بنهادند و برهر شیره از نقل وغیره چنانچه پیشتر گفته شده، چون آش بخوردند ایشانرا بیامی که از برای ایشان تعیین کرده بودند بردند وسلطان شاه (۲۹۷ ب) وبخشی ملک که نوکران امیرزاده اعظم مغیث الحق (۲۹۷)

---

[1] اصل: کوجکه، [2] مطبع: تاج الدین، [3] قرایوسف از تراکمهٔ قراقیونلو بود واین ها اولاً بجنوب بحیره دان متسلط شده بعد بهنگام در ارمینیه و آذربیجان بنای حکومت خود نهادند، جلوس قرایوسف در حدود ۷۹۰ھ بود، در یورشهای تیمور بمرات از ملک خود فرار شد و باز آمد و بالآخره بعد وفات تیمور در ۸۰۷ھ باز باطمینان بر تخت سلطنت نشست و در ۸۲۳ھ بمرد

[4] مطبع آوردند و در بعضی نسخ: دیده، [5] مطبع: راستست،

والدین الغ بیگ گورگان خلد الله تعالی ملکه بوده‌اند ایشانرا در یامخانه نزدیک آن فرود آورده بودند[1] درین یامخانها در هر خانه کتی بتکلف و بستر و بالش اطلس و کمخا و کفش کمخا در غایت نازکی دوخته و کوشکه[2] و صندلی و منقل[3] آتش و ده کت دیگر از چپ و راست آنها همه با بستر و بالش اطلس و کمخا و زیلوچها و حصیرهای نازک که از طول و عرض پیچیده می شود و نمی شکست، و هر کس را بدین نسق یکخانه[4] مقرر کرده و یک دیگ و کاسه و چمچه و شیره[5] (و) هر روز آن ده کس را یک گوسفند و یک قاز و دو مرغ و هر یک را دو من شرع آرد و یک کاسه بزرگ برنج و دو کلیچه بزرگ اندرون پر حلوا و یک ظرف عسل (و) سیر و پیاز و سرکه و نمک و انز تره‌ها(ی)، ملون که در ختای می باشد و دو کوزه دراسون و یک طبق نقل و خدمتگار چست و چالاک همه صاحب حسن بر دو قدم ایستاده از بام تا شام و (از) شام تا بام که یک لحظه غایب نشوند، روز دیگر که نهم ذی الحجه بود که سجین[6] آمده و سجین[7] آن‌ها را میگویند که ایشان را ملازم ایلچیان کرده و در اردوی پادشاه هر جا که باشد کریراق[8]

---

[1] اصل: بودندکه، [2] مطلع: کوشکه و چنیلق (یا چینلق)، [3] مطلع: منقل و جایگاه آتش،
[4] مطلع: دریکخانه [5] اصل: در، تصحیح از روی مطلع، [6] اصل: سجنین، مطلع: سجنین و سجین در اکثر نسخ) اما یول (I. CC VI) می گوید که لفظ چینی (sse jin) است که بمعنی Palace man یا خواجه سراست، و مرادش درین محل این است an officer who has the charge of the ambassadors). [7] اصل: سحین، گمان می شود که در نسخهٔ اصل این کتاب سجین نوشته بود که محرف سجی است، اما در بعض جاها این لفظ در کتابت محرف شده، [8] بظاهر بمعنی ساز و سامان است، کرک پوستین، و پشم را گویند و یراق بمعنی سامان ضروری ست، (چنانچه یراق کردن بر صفحه ۳۹ س ۱۲ بمعنی سامان سفر آماده کردن آمده است) پس گویا معنی ترکیب اولاً سامان پوشیدنیها باشد (در آئین اکبری کرکیراق خانه بمعنی Wardrobe آمده است) و به تعمیم مطلق ساز و سامان، در کتب لغه این لفظ را نیافتم،

ایلچیان ایشان می سازند چنانکه اینجا سقاول[۱] (شقاول) گویند، ایشانرا بیدار کرد که برخیزید که پادشاه طوی میدهد و از برای هر کس اسپان زین کرده آورده ایلچیان را سوار کرده باردوی پادشاه بردند و ایشانرا در کریاس اوّل بنشاندند[۲] و ایلچیان را بپای[۳] تختی که دو اه [گاه]* بود بردند. و از بهر پادشاه پنج بار سر بزمین نهادند و پادشاه از تخت فرود آمد، باز ایلچیان را بیرون آوردند و فرمودند که از اردو بیرون روید که طوی خواهد بود و خود را سبک سازید که ناگاه درمیان طوی بقضای حاجت محتاج نشوید که آنزمان بیرون نمی توان آمدن، جماعتی بیرون آمدند و پراگنده شدند باز جمع گشتند و درون رفتند و از کریاس اوّل، گذشتند و بکریاس دوم که تخت گاه داوست رسیدند و ازانجا گذشته بکریاس سیم درآمدند صحنی بغایت کشاده و فرشهای سنگ تراشیده در غایت خوبی و لطافت، در پیشانی آن طنبی بزرگ که مقدار شست گز بود، و رنگی ارود (؟) آن* که شکلها بجانب جنوب، و قاعده ختائی[۴] در عمارت ایشان آنست که روی عمارت و در خانه بر جانب جنوب (۳۶۸ ب) میکنند، و درون طنبی تختی (۴۹۸ب) بعظمت نهاده [از قدمردی بلند تر و از سه طرف نردبانهای نقره] یکی از پیش و دو از چپ و راست، و دو خواجه سرای ایستاده و بردهان[۵] چیزی بسته از مقوی کاغذ تا بن گوش و باز تخت

---

[۱] مطلع: شقاول، صاحب لغات نوائیه می نویسد که شیغاول آن کسی ست که ایلچیان را مصاحب باشد، بقول قاترمیر (در حواشی این سفرنامه):

شقاول is one who introduces the ambassadors,

و بحواله تاریخ رشیدی شقاول را مرادف مهماندار قرار داده، saus که در فرهنگ ترکی نوشته است که شقاول صاحب منصبی کبیر است نزد شاهان آسیای وسطی: حاکم بر قاضی ها و ملاها، [۲] در مطلع افزوده است: تا روز آنزمان قرب دویست سیصد هزار آدمی جمع شده بودند، بدان روز شد آن سه دروازه را کشادند، [۳] مطلع: بپای تخت دادگاه، [۴] اصل: رنگی از اروان [۵] اصل: دوپانی

دیگر خود ر) و تر بر بالای آن تخت نهاده که پادشاه بر بالای آن می نشینند که آن مثل صندلی است که بر تخت می نهند اما از صندلی بزرگتر و بسیار گوشها و متکا دارد و پاهای غریب از چپ و راست آن مثل عود سوزی بلند باقیه که بر سر آن نهاده، و آن تخت (و) عود سوز و صندلی مجموع از چوب[1] تراشیده اند و مطلا کرده اند [مولانا قاضی گفت هشت سالست که این تخت طلا کرده اند] درین مدت این طلاکاری او هیچ ساوید نشده است و دیگر ستونها و پلها و چوبها که درین عمارت بود مجموع از جوشه[2] رنگ کرده اند و روغن داده که قطعا استادان عراق و خراسان مثل آن رنگ و روغن بکار نمی توانند برد، و شیرها (ی) طعام و نقل و نخل بندی پیش پادشاه نهاده، و از چپ و راست تخت واجیان صاحب وجود ترکش و شمشیر بسته و سپر حمائل کرده و در پس پشت سپاهیان نایچهای دراز در دست گرفته و در پس پشت ایشان جماعتی دیگر شمشیر برهنه در دست گرفته (۱۳۹۹ا) و بر طرف دست چپ که پیش ایشان مرتبه آن زیادت از دست راست است جای ایلچیان مقرر کرده، پیش امرا و امکس[3] که تعظیم می کنند سه شیره می نهند و ازان فرود تر دو تا بیک شیره، و می باید که دران روز هزار شیره مرتب کرده [بل] زیاده پیش مردم نهاده باشد، و دیگر در برابر تخت پادشاه پیش پنجره[4] طبقی کوزکه بزرگ نهاده و شخصی بر بالای صندلی بلند ایستاده و پهلوی او اهل ساز از انواع مشتمل و تحقه، و پیش تخت هفت چتر، آن هریک از رنگی، در غایت تکلف، و دیگر بیرون طبقی از چپ[5] راست مردم جبیا پیش ایستاده قریب دویست هزار نفر، و از

---

[1] اصل: جب، تصحیح از روی مطلع

[2] اصل: حدشه، مطلع: جوشه،

[3] اصل: تکس، مطلع: هرکس،

[4] هر چیز که مشبک باشد، ; a window, a lattice

[5] اصل: است از،

برابر تخت بادشاه مقدار یک گز[1] واره که یکمان سخت بیند از نمد مثل [جنبلق[2]] بزرگی که ده گز باشد [در ده گز] یک[3] دیوار از اطلس زرد، و در اندرون آن آش بادشاه ترتیب می کنند (و) در اسون، و[4] هرگاه بجهت آش بادشاه در اسون[5] و نعمتی می آورند، بیکدفعه اهل ساز بنیاد ساز زدن می کنند و آن هفت چتر بادشاه آن در چرخ می آید و با آن خوردنی روان می شود تا نزدیک تخت، وان آش با در اسون وا ندحقه بزرگ نهاده که پایها دارد (۳۹۹ ب) و سرپوشی از آن جنس بروی می پوشند، چون ازین جنس استعدادات مرتب شد ایلچیان برپای ایستاده منتظر[6] بدری از پس تخت که در حرم بود [و] پردهٔ بزرگ آویخته و طنابی[7] ابریشمین بر گوشه[8] آن بسته از دو طرف، و سر طناب بدست دو خواجه سرای و میان طناب بر بکره[9] بود که چون طناب بکشیدند آن پرده پیچیده شد بمثل حصیری که در پیچند به مقدار یک قدم وی، [باین نوع در باز شده] و پادشاه بیرون آمد و سازهای نواختند چون بادشاه بر تخت نشست [همه خاموش شدند و بالای سر پادشاه بده گز بلندی کلّهٔ بسته بودند چون سایبانهای چهارده گزی از اطلس زرد و چهار اژدر که باهم در حمله بودند بران باسمه[10] زده] و [چون] قرار گرفت ایلچیان را نزدیک تخت بردند و فرمودند که سر بر زمین نهید، پنج کرت سر بر زمین نهادند پس اشارت کرد که ایشانرا بنشانید هر یک را بجای او پیش شیرها که نهاده بودند بنشاندند و غیر آن که بر شیرها بود ساعت بساعت آشها، گوشتهای بره و قاز و مرغ و (۳۹۹ آ)

---

[1] گز نوعی از تیر است که بدان بازی کنند و این قسم تیراندازی را گز اندازی گویند،

[2] بیاض در اصل، این لفظ که معنی اش معلوم نشد در بعضی نسخ مطلع عیبلق و در بعضی دیگر جنبلق نوشته،

[3] در مطلع ندارد، [4] اصل: تیرگاه، تصحیح از روی مطلع، [5] اصل: و در اسون،

[6] اصل: که دری، [7] Cord [8] اصل: آن گوشه، [9] اصل: یک کره، تصحیح از روی مطلع، [10] design which is put on stuffs; print.

در اسون آوردن گرفتند، و بازی گران ببازی درآمدند، اوّل جماعتی پسران چون [ماه] مثل دختران سرخی و سفیدی بر روی مالیده و حلقهای مروارید در گوش کرده و جامهای زربفت ختائی پوشیده و نخلها و گلها و لالها دی) ملوّن که از کاغذ رنگین و ابریشم بسته بودند بر دست (۴۰۰و) گرفته (و) در سر خلانید(ه)[1] *(۴۰۰و) بر اصول خطاییان رقص کردن[2] گرفتند بعد از آن دو پسر قریب بسن ده سالگی بر بالای دو چوب معلقها زدند و انواع بازیها کردند بعد از آن شخصی بر پشتان[3] خفتیده و پای خود بالا داشت و چندنی بزرگ بر کف پای او نهادند و شخصی دیگر اینها را مجموع بدست بگرفت و پسری ده دوازده ساله آمد و بر بالای اینها رفت و درازی هر نئ هفت گز بوده باشد بر سر اینها بانواع بازیها کرد و بآخر یک [یک] نی می انداخت تا یک نی بماند، بر سر آن یک نی معلقها زد و بازیها [کرد] بعد از آن حرکات غریب ناگاه از سر آن نی خطا شد چنانکه همه گفتند که افتاد، آن شخصی که خفته بود و نی بر کف پای او بود برجست و او را در هوا بگرفت، دیگر جماعتی گویندگان و اهل ساز پهلوی یکدیگر شخصی یا توغن نواخت و دوازده مقام اصل نموده بر خلاف اصول و آهنگ ختاییان، و شخصی دیگر بینه[4] مثل آن، و دیگری موسیقار، و [بازهم از اینها یکی یک دست بر موسیقار و] یکدست بر بینه و صاحب بینه یکدست بر بینه و یکدست انگشت بر نقبهای[5] نی که در دهان دیگریست، و صاحب نی دهان بر نی و چهار [پا] ره بر دست، مجموع بر اصول که هیچ (۴۰۰ظ) یک خارج نه کردند، و این (۴۰۰ب) مجلس تا آخر نماز پیشین برداشت و پادشاهم

---

[1] اصل: درسر خلانید، مطبع: بر سر خلانیده، [2] اصل: کردند،

[3] یعنی مستلقی شده، راستان عندکثان است (برهان قاطع)،

[4] اصل: پیشه (درین موضع و بجاهای دیگر مبسه، مسه)، مطبع: بینه (: پیپه)

[5] اصل: تبقهای،

درمجلس بازدی) گرانرا انعام فرمود تا چاو[۱] آوردند و نقد بدیشان داد ، و بادشاه برخاست[۲]
وبحرم درآمد و ایلچیان را اجازت شد ، و درمیان صحن آن بارگاه چند هزار جانور پرنده
مثل زاغ و زغن و خاد و فاخته و قمری و موسیچه میوه‌ها[۳] و ریزها که افتاده بود می ربودند و هیچ
از آدمی نمی رمیدند و چون شب میشود هم بران درختان میان سرای می آرامیدند و آنرا کسی
مزاحم نمی شد ، القصه این ایلچیان از هشتم ذی الحجه سنه[۴] اثنی [اثنتین] وعشرین
وثمانمایه تا [اوائل] جمادی الاول سنه ثلاث وعشرین وثمانمایه که مدت پنج ماه باشد درین شهر بودند
و هر روز علفهٔ که در روز اوّل مقرر کرده بودند بتمام وکمال بدیشان رسید و بیرون آن چندین کرت ایشان
را طویها دادند و تربیتها کردند و در هر کرت که طوی شد بازیگران آز نوعی[۵] دیگر این طوی دیگر و تکلفات
زیاده از مقدم ، فی الجمله روز دیگر که عید اضحی بود [و] درین شهرخان بالق
بادشاه از برای مسلمانان مسجدی ساخته است ایلچیان وجمعی مسلمانان که دران شهر بودند
در[۶] [ان] مسجد رفتند و نماز عید گذاردند (۱۴۰ا) وبعد از دو روز دیگر بار ایلچیان را طوی (۱۴۰ا)
دادند و هر بار یکی را طوی میدادند عظمت خود را بیشتر و بنوعی دیگر ایلچیان [را] می نمود و
بازیگران بانواع دیگر بازیگری میکردند حقه بازیهای غریب ، درهفدهم ذی الحجه

---

۱ چاو کاغذ پارچه بود که نام و لقب پادشاهان چین بران نقش می کردند و خلق آن دیار بجای تنکه طلا و نقره صرف
می نمودند (تاریخ فرشته منقول در تعلیقات قاترمیر) وهم قاترمیر گفته که چاو کاغذ زر است که از قشر درخت توت
ساخته می شد ، بانک نوت (Paper money . ۲ اصل : تواست ، ۳ اصل : ومیوها ،
۴ این سهویست از مصنف ، ازانکه رفتن ایلچیان از هرات به ۶ ذیقعده ۸۲۲ه بود (ص ۲) ورسیدن
ایشان به خان بالق به ۸ ذی الحجه ۸۲۳ه (ص ۲۱) نه ۸۲۲ه که درین جا ده به تتبع زبده در مطلع السعدین نیز
نوشته است ، ۵ مطلع : نوعی دیگر بهتر از پیشتر بازیها کردند ، شاید در اصل " بازیگری از نوعی دیگر این
طوی دیگر " بوده باشد ۶ اصل : از ،

جماعتی گناهکارانرا بسیاستگاه فرستادند و قاعدهٔ کافران ختائی در دفترهای ایشان ثبت است که از بهر هر گناهی چه نوع[1] عقوبت کنند بعضی [را] گردن میزنند و بعضی را [از دار]ی آویزند و بعضی را پاره پاره میکنند، چون حکم شد که یکی را بعذاب [و قتل][2] کنند [قدری آهک در سر] ایشان میمالند تا موی پیشان بال [زایل ؟] شود بعد ازان گرد سرش بکارد[3] ببرید[ند]* و پوست سرش بر مثال کلاه پوستی[4] از سرش در ربود[ند] بعد ازان آن پارهٔ آهک بر آن پوست کنده ریختند و بعد ازان بر دار[5] می بندند از سه موضع اول از گردن دیگر از میان دیگر از ساق پای و دستها از پس پشت بسته و جلادان روی بروی می ایستند و اگر صد کس را حکم کشتن شود البته صد جلاد ایشانرا بکشتند و رسم نیست که جلاد دو کس را بکشد، و بعد ازان [که] [ه]م چنین بسته است جلاد کاردی و قلابی در دست [...] دارد و بقلاب از روی سینهٔ ایشان گوشت بر میگیرد و بکارد میبرد مقدار یک روی ناخن تمام روی سینهٔ او[6] پلنگ رنگ کرده* از چوبی درز [که] مثل سوهانی ساخته اند و دست محکم بر روی سینهٔ ایشان میمالند چنانکه خون آب روان می شود، بعد ازان دیگ آب جوشان کرده اند و آفتابهٔ آب جوشان شخصی دیگر بر آن جراحتها می ریزد و دیگر جاروبی در دست آنرا می شوید و آن کافران نعره می زنند و بعضی خاموش اند و تحمل می کنند، و چون این عمل کردند و جراحتها را بآب گرم تازه تر ساختند دو کارد پیش شانهٔ او فرو برند و سیخی آهن سرخ کرده کارد بر می کنند و بجای آن سیخ آهن تافته فرو می برند تا آن سوراخها داغ می شود و بعد ازان بر می کشند و قمی مسین که گلاب بدان در شیشه ریزند نائرهٔ

---

[1] تفصیل انواع عقوبات را صاحب مطلع مرفوع القلم کرده، مضمون ص۳۳ س۲ تا ص۳۴ س ... اندر ... تصریح درین سطور قیاسی ست [2] بیاض در اصل بقدر دو سه لفظ، و بعدش لفظ او، آنچه محدود بقوسین است اندر وی حدس و تخمین افزوده شد، [3] اصل: بکارند ببرندید، [4] Cap. [5] اصل: بردار [6] اصل: آویزند ... [7] اصل: ... رنگ کرده، تصحیح قیاسی ست پلنگ رنگ آن که جلدش چون پلنگ نقطها از رنگ دیگر داشته باشد [8] اصل: ...

آنرا بموضع سیخ نهادند و آب جوشان در وی می ریزند چندانکه از آب جوشان گوشت سرخ ایشان
سفید می شود، چون عملها کردند و هنوز نمرده بود باز بنیاد بریدن[1] می کنند، القصه تا آخر
روز آن شخص را بدین نوع عذاب (۴۰۲ الف) میدهند و اگر می خواهند که عذابش زیاده باشد (۴۰۲الف)
تا یده روز بدین نوع نگاه می دارند، و بعد ازین عذابها چون مرد بشکمش باز میکنند و مجموع آلات[2]
بیرون کرده و تنبر[3] غها بجدا جدا کردن گرفتند و هر قبرغه که جدا کرده کارد مثل قصابان در وهان
میکردند تا تمامت استخوان ریزه ریزه کردند و پس ازان عرابه آوردند و آن مرداریها بران
بار کردند در بیرون شهر مغاکی است آنجا می اندازند،

و در باب گناهگار احتیاط کنند چنانچه پادشاه را دوازده دیوانست[4] اگر شخصی بگناهی
متهم [شد] می باید که بهر دوازده دیوان گناه بروثابت شود و خصمان او را با و مجادله فرمایند
چنانکه مثلاً اگر در یازده دیوان گناه بروثابت شده است و در دیوان آخرین ثابت نشد
آن شخص را امید خلاص هست[5]، اگر حجتی پیدا کرد که بدان سبب شخصی که در شش ماه[6] راه
زیاده یا کمتر است حاضری باید کرد تا تحقیق شود او را نمی کشند[7] و در حبس نگاه می دارند و
بطلب آن شخص میفرستند تا او بیاید و بحث کنند و بعد ازان قضیه بآخر رسانند و بسیار
گناهگار در حبس ایشان می میرد، و هر کس که مرد تا (۴۰۲ ب) حکم پادشاه نشود در خاک (۴۰۲ب)
نمی توانند کرد،

و در روز بیست[8] و سیوم[9] ماه مذکور نبشته بود که آنروز بعنایت سرد باد وی پادشاه رفتند
بسیاری ختاییان که بودند و بندیان که از شهرها دی، در آمده بودند مجموع از سرما مرده و بیدر

---

[1] اصل: بردین، [2] ق: ... [3] پهلو [4] Courts of justice [5] یول می گوید بیشک
نیست که مصنف درین باره مغلطه خورده است [6] مطلع [7] اهـ [8] اصل: کشتند [9] ۲۳ محرم ۸۲۴هـ =
۲۸ جنوری ۱۴۲۱ء،

کرپاس بادشاه و به در راه گذارها افتاده و مرده و اسپان پای بر ایشان می نهادند و می گذشت، و شخصی روایت کرد که آنجا اندرون شهرست و پناه است، در بیرون شهر قریب یک تومان[1] آدمی از دی بازان سرما مرده اند و مثل سگ که در ولایت اسلام مرده باشد و در کوچه ها زیر پای آورند آن کافران ازان خوارتر افتاده بودند، و بندیان بادشاه با دوشاخه و زنجیر بر دست و پای هم چنان چنگ[2] شده بودند (و) با خاک شدند،

در سابع عشرین محرم مذکور مولانای قاضی کس پیش ایلچیان فرستاد که فردا سر سال نوست و بادشاه به اردوی نو می آید و قولی بادشاه است که هیچ کس دستار و جامه و طاقیه و موزهٔ سفید نپوشد، و رسم ایشان آنست که لباس سفید در تعزیه می پوشند، و در شب بیست و هشتم هنوز نیم شب بود که سجین[3] آمد و ایلچیان را بیدار کرد و سوار ساخت (۴۰۳ ر)

و باردوی بردند و آن عمارتی عالی بود که بعد از نوزده سال تمام شده بود و آن شب در چنان شهر معظم هر کس در خانه و دکان خود چنان فنار[4] و شمع و چراغ افروخته بودند که گفتی مگر آفتاب بر آمده است چنانکه مثلاً اگر سوزنی بیفتادی پیدا شدی و آن شب زیر سرما شکسته بود[5] مردم [را] باردوی تودر[*][6] آوردند، و از مجموع ختای و چین ماچین[7] و قلماق[8] و تبت و قامل و قراخوجه و چورچه و دریا بار و سائر ولایات که نام آن معلوم نیست صد هزار آدمی دران اردوی بودند و بادشاه امرای ولایات خود را طوی میداد، ایلچیان را در بیرون تخت[9] گاه شیرها نهادند و امرا خود را در درون بارگاه و تختگاه خود نشانده بود و هم چنان غلبه دویست هزار آدمی شمشیر

---

[1] ده هزار a myriad [2] شل، خمیده [3] اصل: سچین سخن، مطلع: سجین (و سخنین)، رجوع کنید به حاشیه ص ۲۷ [4] اصل: قنار، تصحیح از روی مطلع، فنار = paper lantern یا [illegible]
[5] اصل: بود، تصحیح از روی مطلع [6] اصل: کاجین، تصحیح از روی مطلع (نسخهٔ کرائست کالج)،
[7] اصل: قلمساق، تصحیح از روی مطلع (نسخهٔ مذکوره) [9] یوس در نقشهٔ [illegible] در جلد اول کتاب خود شامل

وگرزه ناچخ و ژوپین و دورباش وحربه و تبرزین وآلات حرب در دست گرفته، قریب یک دو هزار آدمی بادبیزن ختائی در دست گرفته ملوّن ومنقش، هریک برابری سپری وبر دوش نهاده، و بازی گران وپسران رقص میکردند بطریقهای غیر مکرّر وخلعتها وتاجها لباسها برخود راست کرده که شرح آن در وصف نگنجد وصفت (۴۰۳ب) آن عمارت مقدور (۲۴۳) بیان نیست، فی الجمله از دربارگاه تا دربیرون یکهزار ونهصد وبیست وپنج قدم بود ودر درون حرم خود کسی را راه نبود، ازچپ وراست عمارت درعمارت وسرادرسرا وباغ درباغ ومجموع فرش سنگ تراشیده[۱] که ازخاک چینی پخته اند که مطلقاً جوهر او بسنگ مرمر میماند ومقدار دولیست یا سی صدگز طول وعرض، وهر حوالی که بود سنگ فرش مقدار موئی کج [نه] شده و [نه] پیچیده که کسی گوید بقلم جدول کشیده اند، وسنگ تراشیدها [یه] اژدر وسیمرغ ختای منبّت ومغفّر مثل یشم تراشی که آدمی دران حیران می شد، سنگ تراشی و درودگری وگلکاری ونقاشی وکاشی تراشی درمجموع این بلاد هیچ کس [چون ایشان] نمی توان کرد، مگر که استادان این بلاد ببینند تا باور کنند وانصاف دهند،

فی الجمله درتیمروز این طوی آخر شد وهرکس بوثاق خود رفتند،

ودرنهم[۵] صفر سحرگاه اسپان آوردند وایلچیان را پیش بردند وهشت روز بود که بادشاه ازحرم بیرون رفته[۶] بود ودر بیرون شهرخانه سبزی ساخته بود ودران خانه هیچ

رنیتی[؟] حاشیه ص۴۵، کرده است بلاد چوچه را در مانچوریا نشان داده است، وبرحاشیه ص۲۶۷ گفته است که یشان[؟] اجداد منچوهای بیت[؟] زات بودند شد اصل: نخواه، تصحیح از روی مطبع (نسخهٔ مذکوره، وحاشیه ص۳۶) [۱] در مطبع بعدش افزوده: وخشت تراشیده، [۲] Covered. [۳] مطبع: کیشی کاری [۴] مطبع: اگر [۵] ۹ صفر ۸۲۳ه = ۱۳ فروری ۱۴۲۱ء [۶] مطبع: زفته

(۴۰۴ا) صورت و هیچ بت نبود و پادشاه را عادت بود که هر سال آن چند روز حیوانی (۲۰۴ا) نمی خورد و پیش حرم نمی رفت و کس را پیش خود نمی گذاشت و میگفت که خدای آسمان را عبادت میکنم و بعبادت خود مشغول بود، القصه آن روز بازگشته بود و بحرم می آمد و بسیار تجمل و عظمت و لشکر و خدم همراه بود پیلان آرایش کرده پیش می بردند و محفّه[1] مدوّر مطلّا بر دوش گرفته بودند، علمهای سیاه و سرخ و زرد و سبز و زنگاری منقّش بصورت آفتاب و ماه و ستارگان و کوه و دریا و خطوط خطای در پس و پیش او، دیگر نیزه داران و شمشیرداران تاج و ژوپین و دورباش و حربه و گرز و شمشیر و تبرزین و چوگانها با زلف دراز و بادبیزن ختائی و چتر میبردند، و پنج محفه دیگر آرایش کرده مجموع مطلّا بر دوش مردم، و سازها که شرح آن نمی توان داد بسیار، و مقدار از پنجهزار[2] نفر آدمی از پس و پیش پادشاه میرفتند که یکی پیش و یکی پس بی قاعده زهره نداشتند که بروند، و کس را زهره نبود که آواز برآرد چنانکه گوئی هیچ متنفّس نیست بجز آواز سازهای ختائیان که دعای پادشاه می گفتند، چون پادشاه بحرم بیرون رفت باز (۴۰۴ب) گشتند و هرکس بوثاق خود (۴۰۴ب) رفتند،

دیگر در ان ایام رسم ایشان چنانست که [شتاب[3] چراغ می گویند، هفت شبانه روز در اندرون کریاس پادشاه کوهی از چوب می سازند و روی چوب بشاخ سرو می پوشند چنانکه گوئی کوهی از زمرّد است و صد هزار چراغ تعبیه کرده اند و چند هزار آدمی از مقوّی کاغذ ساخته و رنگ چهره و جامه چنانکه از دوری بآدمی میماند و ریسمانها بران چراغها تعبیه کرده اند و موشکها از نفط ساخته که چون یک چراغ را بر افروختند موشک بر آن ریسمانها دویدن گرفت و بهر چراغی که رسید روشن شد چنانکه به یک نفس آن چندان چراغها (که) از بالای کوه تا پایان[4] هست روشن می شود، در شهر نیز بر درخانها و دکانها چراغ بسیاری افروزند و در ان

---

[1] اصل: تحفه، در مطبع مثل متن [2] مطبع: پنجی: هزار [3] اصل: دید و دیدن [4] اصل: پایان ماه، تصحیح از روی مطبع،

هفت روز هر کس هر گناه که می کنند بروی نمی گیرند و پادشاه بسیار بخشش میکند و کسانی که باقی دیوان دارند و بندیان زندان همه را آزاد می کنند،

و دران سال منجمان چنان حکم کرده بودند که آتشی پیدا خواهد شد که خانهای پادشاه را ازان ضرر رسد بدان سبب **شب چراغ** [نه] ساخته بود امّا امرای ختائی بدان وعدهٔ **شب چراغ** جمع شده بودند و ایشان را طوی (۴۰۵ ر) داد و انعام فرمود، (۴۰۵ ر)

در روز یکشنبه سیزدهم سجنان[1] آمده و مجموع ایلچیان را پیش پادشاه بردند و درکریاس اوّل نشاندند و مجموع خلائق که از هر دیار آمده بودند صد[2] هزار زیادت* جمع گشتند و در کوشک اوّل تخت مرصّع نهادند و درهای کوشک کشادند و پادشاه بر تخت نشست و مقدار صد هزار آدمی در پای تخت زانو زدند و سر بر زمین نهادند و بعد ازان بنشستند و نظاره می کردند که تخت دیگر آوردند بلند[3] و در پیش روی پادشاه نهادند و سه کس بر بالای تخت بر آمدند و حکمی و یرلیغی که از پادشاه شنیده بودند و کس آن یرلیغ را نگاه داشتند و یکی باواز بلند برخواند چنانچه مجموع خلائق شنیدند امّا بزبان ختائی بود و مردم ما فهم نمیکردند و مضمون آن حکم این بود که دهم این ماه سر سال بود و **شب چراغ** بود و مجموع بندیان و گناهکاران و آن کسانیک[4]* باقی دیوان داشتند بخشیدیم مگر کسی که خون کرده بود و ایلچی تا سه سال به هیچ دیار نرود، و[5] نقل احکام بهر دیار فرستادند، چون[6] آن حکم خوانده شد بجهت تعظیم حکم پادشاه (۴۰۵ ب) چتری (۴۰۵ ب) آوردند و بر سر احکام داشتند و بر چوبی که آن چوب را در زر گرفته بودند و حلقه بران بود و طنابی ابریشمین زرد بران حلقه، آن[7] حکم را ازان بالا فرو گذاشتند و چتر بر بالای آن فرو می آید، و

---

[1] اصل: سخنان، مطلع سجنین و سجین و سجینیان باختلاف نسخ [2] مطلع: زیادت از صد هزار، [3] اصل: و بلند [4] اصل: انکسانیک [5] مطلع ندارد [6] اصل: حکم بود چون، [7] اصل: حاکم، تصحیح از روی مطلع،

در پای کوشک مجموع سازها با دهل و دمامه میزدند در فرود آمدن[1] حکم، و دو محفه مطلا آمده بود، چون آن حکم فرود آمد در یک محفه نهادند و یک محفه از پیش دوان روان شد و مجموع سازها همراه او و خلائق بیرون آمدند، از اردو آن حکم آوردند تا یدان یامی که ایلچیان بودند تا از انجا نقل احکام بهر دیار فرستند، اما پادشاه چون از کوشک فرود آمد مجموع ایلچیان را طلب کرد و طوی داد تا نیمروز، چون طوی آخر شد هرکس بطرفی رفتند،

در غرهٔ[2] ربیع الاول ایلچیان را طلب داشتند و پادشاه فرمود تا ده[3] شانقار حاضر کردند و گفت شانقار بکسی نمیدهم که اسپ خوب برای من (نه) آورده است و بکنایت و صریح ازین نوع سخن گفت آخر ازین ده شانقار سه بسلطان شاه ایلچی مخدوم زاده عالمیان الغ بیگ کورکان و سه بسلطان احمد که ایلچی شاهزاده (۸۰۶ ق) بایسنغر بهادر خلد ملکه بود و سه دیگر (۱۴۴۶ م) بشادی خواجه که ایلچی حضرت اعلی خلد الله تعالی ملکه و سلطانه بود فاما شانقار را نرا بجانور داران خود سپرد، روز دیگر ایلچیان را طلب کرد و گفت شانقارهای خود را نشان کنید ایشان گفتند ما نشان کردیم، پادشاه گفت لشکر من بسرحد ولایت می رود شما نیز یراق خود بکنید[4] با لشکر من روی بولایت خود آرید، گفتند هرچه پادشاه فرماید چنان کنیم بعد از ن [آن] غداق را که ایلچی امیرزاده سیورغتمیش نور الله مرقده، بود گفت شانقار نیست که بتو دهیم [ ] و اگر هم

---

[1] اصل: آمدند [2] یکم ربیع الاول ۸۲۴ هـ = ۶ مارچ ۱۴۲۱ ء

[3] falcon; properly gerfalcon رجوع کنید به حاشیه یول I. ccviii که ازان مستفاد می شود که این جانور بر ساحل بحر منجمد شمالی یافته می شود و او را رؤسای ایلهای تاتاریه شمالیه بخاقان چین بباج می فرستادند، در هفت قلزم (بذیل سنقر) می گوید که آن " مرغیست شکاری از جنس چرغ گویند بسیار زننده می باشد و پادشاهان پیوسته بدان شکار کنند" اما شونقار را جنس چرغ (Hawk) گفتن درست نیست رجوع کنید به فرهنگ شا (Shaw) که نام اصطلاحی این جانور را (Falco Hendersoni) نوشته است،

می بودنی دادم تا] همچنانکه آن[1] بار از شیراز او نوکر امیرزاده ابراهیم بهادر* بازستاند[ند] از تو نیز
نستانند، او در جواب گفت اگر پادشاه عنایت فرماید وشانقار بدهد کسی از من نتواند ستاند،
پادشاه گفت تو اینجا باش تا شانقار برسد بتو دهیم و درین نزدیک دو شانقار میرسد آنرا بتو
دهیم،

۵ در هشتم ربیع الاول سلطان شاه [و] بخشی ملک را طاب فرمود [وسنکشی فرمود[2]] و
سنکشی بزبان خطائی انعام باشد سلطان شاه را هشت بالش[3] نقره و سه جامه پادشاهی یا استر[4]
و بیست و چهار قلغی[5] ولو ولیل .... بیاده* دو اسپ یکی بازین و یکی بی زین، و صد چوبه تیر نی و
بیست (۲۰۶ ب) و پنج کیبر[6] سه پهلوی ختائی و پنج هزار چاو و بخشی ملک را نیز مثل (۲۰۶ آ)

(بقیه حاشیه ص۳۹) [9] اصل: بکنند [10] وفات امیرزاده در سنه ۸۳۰ھ و قصه متن در سنه ۸۲۲ھ واقع شد پس
این تنها[؟] و حاشیه را حافظ ابرو هنگام تالیف این حصه کتاب در سنه ۸۳۰ھ افزوده است،

(حاشیه ص۴۰) [1] اصل: باز از شیراز او، مطلع: آن کرت از اردشیر نوکر میرزا اسیورغتمش، قاتر میر "کرت"
را "کره اسپ" نوشته است، [2] در اکثر نسخ مطلع سنکش نوشته است (و در یک سنکس)، اما در اصل بهر
موضع بار در آخر نوشته است [3] رجوع کنید به یول (۱: ۱۱۵، حاشیه ۴) برای معنی این لفظ، حاصلش
این که بالش مقداریست از زر که بقول جوینی وزنش پنج صد مثقال است (خواه از سیم باشد و خواه از
زر)، و بقول وصاف بالش زر دو هزار دینار و بالش سیم دو صد دینار و بالش چاو ده دینار قیمت دارد، اما در
مصنفات آت بعد قیمت بالش ازین ها متفاوت است، [4] اصل: استراباد، تصحیح از روی مطلع،
[5] مطلع (قاتر میر): قلغی لیک باسا، مطلع (کرانٹ کالج): قلعی ولو ولنک وشاد، رجوع کنید به حاشیه ص۴۵
[6] اصل: کیبر — پیکان پهن که بشکاری اندازند (بهار عجم) large head of a dart
used in hunting; the dart which has such a head
(لغات نوائیه) a large spear used in hunting.

مثل آن اما یک بالش نقره کمتر بود، و خاتون ایشانرا بی بالش نقره نیمهٔ آن قماشها فرمود، و در آنروز ایلچی اویس خان رسید با دویست و پنجاه نفر و اورا بویا[۱] تیمور آلکامی گفتند و پادشاه را دید و سر بر زمین نهاده و مجموع ایشان را جامه‌وارهای پادشاهی دادند و علفه معین کرد،

و در یوم الاثنین ثالث[۲] عشر [ربیع الاول] ایلچیان را طلب داشتند و پادشاه فرمود من بشکار میروم شانقاران خود را بگیرید[۳] (؟)، نگاهدارید که اگر دیرتر بیایم شما معطل نشوید وطعنهٔ چند زد که شانقاران خوب میبرید و اسپان بدمی آرید، شانقاران را تسلیم ایلچیان کردند و پادشاه بشکار رفت، بعد ازان پادشاهزاده از طرف یمتای[۴] (؟) آمد و روز بار بجای پادشاه می نشست، [و هژدهم ماه ایلچیان بدیدن او رفتند در طرف شرقی خانه پادشاه بطریق پادشاه] نشسته بود و از چپ و راست همان رسم[۵] بود و ایلچیان را هم چنان که پیشتر شیرها نهادند و آش خوردند و متفرق شد،

در غره ربیع الاخر سیجنان[۶] خبر کردند که پادشاه از شکار می آید پیش واز می باید رفت، رفتند و تا نماز پیشین در بیرون بودند اخر معلوم شد که روز دیگر می آید بوثاق باز گشتند (۱۴۰۷ء) چون بیام رسیدند شانقار (۴۰۷ ؟) کبود سلطان احمد، مرده بود، باز همان زمان سیجنان[۷] آمدند و گفتند سوار شوید و امشب در بیرون باشید تا سحرگاه پادشاه را توانید دید، و باران[۸] می بارید چون سوار شدند بر در بام مولانا قاضی و جمعی با او ایستاده بودند بغایت ملول، از جهت

---

[۱] مطلع (نسخهٔ کرائسٹ کالج): یوتا، [۲] ۱۳ ربیع الاول ۸۲۴ھ = ۱۸ مارچ ۱۴۲۱ء اما بحساب مستنفلد این روز یوم الاثنین نه بود، بلکه چهارشنبه بود، [۳] اصل: بگیرد [۴] مطلع (نسخهٔ کرائسٹ کالج): ولایت یمتای، گنج البحر بحوالهٔ ظفرنامه نوشته است که ز خان بالیغ تا به یمتای که از شهرهای معظم خطاست چهل "منزل می گویند"
[۵] اصل: رستم، تصحیح قیاسی ست، (جمله در مطلع این طور است: و اطراف همچنان برآراسته، [۶] اصل: سیجستان،
[۷] در اصل مثل سابق، [۸] اصل: یاران،

ملامت استغفار کردند، مخفی گفت که اسبی که حضرت[1] سلطنت شعاری خلد الله تعالی ملکه و سلطانه برای پادشاه فرستاده بود در شکار بران اسپ سوار شده و آن اسپ پادشاه را انداخته و پاش[2] متالم شده، و ازین جهت غضب کرده و حکم شده که ایلچیان را بند کرده بشهرهای شرقی ختای فرستند، اصحاب ازین خبر بغایت ملول شدند، دران حالت وقت سنت بود که سوار شدند تا نیم چاشت مقدار بیست مرحله[3] رفتند، اما از غلبهٔ لشکریان که بشهر میرفتند گذر نبود، القصه باردوی پادشاه که شب فرود آمده بودند رسیدند، مقدار پانصد قدم در پانصد قدم دیواری که ده گز بلندی آن بود و چهار قدم عرض همدران شب که فرود آمده بودند بر آورده، و دیوار قالبی در ختای زود می سازند و دو دروازه گذاشته و از پس دیوار که خاک (دیده) داشتند خندقی شده و بر دروازه‌ها مردان کاری باسلاح (۲۰۷ ب) باز داشته و بر گرد خندق مردان (۷۰ آ) باسلاح تاره زبود، و در اندرون آن از اطلس زرد دو چتر مربع بچهار ستون که بلندی آن مقدار بیست و پنج گز بر پای کرده و در گرد آن دیگر خیمه‌ها و سایه بانها همه زرد اطلس زرنشان کرده، چون از سواد شهر بصحرا در آمدند پیدا بود، القصه چون مقدار پانصد قدم بدین موضع ماند مولانا قاضی اصحاب را فرمود تا پیاده شوند و هم آنجا باشند تا پادشاه برسد و خود پیش رفت چون پیش پادشاه رسید لیداجی و جان داجی که بزبان ختای یک را سرای لیدا و یکی حیکفو[4] میگفتند ایستاده بود و پادشاه در بحث گرفتن ایلچیان بود، بعد از آن لیداجی و جان داجی و مولانا قاضی سر بر زمین نهاده و درخواست کردند که اگر حضرت پادشاه ازینها رنجیده اینها را گناه نیست که

---

[1] یعنی شاه رخ [2] اما در سطور آینده پادشاه خود می گوید که "دست من درد می کند" (ص ۴۴)

[3] ۱۶ مرحله = ۱۶ فرسنگ شرعی (ص ۱۴) که باندازهٔ یول قریباً ۲½ میل بود و مسافتی که طی کردند کم از پنج میل، اما بحسابی که او بحوالهٔ کلاویخو (Clavijo) درج کرده است می توان گفت که شش میل رفتند [4] مطلع (قاترمیر): جیکفو (نسخهٔ کرائسٹ کالج): خیکفو،

اگر سلاطین ایشان اسپ خوب باید فرستاده اند ایشانرا چه اختیار، و بر بادشاه خود حکم نمی
توانند کرد که بیلاکی خوب باید فرستاد، و دیگر اگر مجموع اینها را پاره پاره کنند سلاطین ایشانرا
هیچ تفاوت نمی کند و اینجا نام بادشاه بیدنامی منتشر شود و[۵۱] در همه عالم که بعد دگویند؟ چندین
سال غایب بادشاه ختای با ایلچیان (۴۰۸ا) بی رسمی کرد و ایشانرا حبس و سیاست فرمود، (۴۰۸ا)
بادشاه را از ایشان این سخن پسندیده آمد و مستحسن داشت و بخشید، و بعد ازان مولانا قاضی آمد
شاد و مژده رسانید که حق تعالی بفضل و کرم خود برین جمع مسلمانان غریب رحم کرد و بر دل
بادشاه پرتو مرحمتی انداخت،

بعد ازان شیرها آوردند که بادشاه فرستاده اما آنروز مجموع گوشت خوک با گوشت
گوسفند آمیخته بود مسلمانان ازان نخوردند، و بادشاه سوار شد، چون از دراردو بیرون
آمد بر اسپ بلند سیاه که چهار دست و پای او سفید بود و آن اسپ حضرت امیر و امیرزاده ۴۰۹
اعظم مغیث الحق والدین الغبیک گورگان خلد الله تعالی ملکه فرستاده بود، قبائی[۵۲] زربفت
زردیران اسپ انداخته بودند و بادشاه قبائی سرخ زربفت پوشیده و از اطلس سیاه غلافی
دوخته و ریش را در غلاف کرده، و هفت عدد محفه خورد و سر پوشیده از عقب بادشاه بر گردن
گرفته می آوردند که در اندرون آن دخترانی بودند که با بادشاه (به) شکار رفته بودند و یک عدد محفه
بزرگ مربع که هفتاد کس برداشته بودند از عقب ایشان و دو اختاجی از چپ و راست جلاوی[۵۳]
(۴۰۸ب) بادشاه[۵۴] گرفته هر دو جامهای (۴۰۸ب) زربفت پادشاهی پوشیده، که آن اسپ قدم را

---

۵۱ مطلع: وگویند، واصل عاتب بجای غایب که تصحیح قیاسی ست،　　۵۲ مطلع: عبائی

۵۳ جلو عنان اسپ، نیز = in front of; before.

۵۴ مطلع: اسپ (بجای بادشاه)،

یلیک آهسته بر میگرفت و مقدار یک تغمار[۱] از دست راست و یکی از دست چپ از بادشاه دور سواران صف زده که بر[۲] یکی قدم پیش و پس*، [وصفها چندانکه چشم کار می کرد، هر صفی از دیگری بیست قدم دورتر] چنانکه از اردوی که سوار شدند تا در شهر چنین صف زده میرفتند و درمیان بادشاه باده داجی و مولانا قاضی و لیداجی و جان داجی میرفت بعد از آن مولانا قاضی پیش ایلچیان آمد و گفت افرود آئید تا[۳] بادشاه پیش رسد سر بنهید، چنان کردند و چون بادشاه نزدیک [رسید فرمود که سوار شوید ایلچیان سوار شده] (با) بادشاه همراه بودند بادشاه بنیاد گله کرد با شادی خواجه که بران اسپ که تو آورده سواری کردم در شکارگاه، واز غایت پیری و بی قوتی افتاد، و مرا انداخت و از آن روز پا از دست من درد میکند و کبود گشته و بسیار طلا انداختیم تا پارهٔ دردش ساکن شده است، بعد از آن شانقاری طلب کرد و یک کلنگ پرانید و شانقار را رها کرد، رسید و سه لکد زد و گرفت و بعد از آن بادشاه فرود آمد و صندلی آوردن[۴] و در زیر پای او نهادند) و صندلی دیگر از برای نشست نهادند، بر صندلی نشست و سلطان (۴۰۹ ر) شاه را طلب کرد و آن شانقار بدو داد یک شانقاری دیگر طلب کرد و سلطان احمد (۴۰۹ ر) داد و شادی خواجه را هیچ نداد و سوار شد تا خرگوشی پیدا شد شانقاری بر دست داشت بر خرگوش انداخت و دو سگ بر عقب خرگوش، از میان بیرون رفت تا بدانجا که چشم کار می کرد، باری بسلامت بیرون رفت، چون نزدیک شهر رسیدند خلایق بسیار از ختائی وغیره بیرون آمده بودند فوج فوج از ختائیان بزبان ختائی دعای بادشاه میگفتند، بدین شان[۵] و شوکت بشهر درون

---

۱ مطلع: تغمار، تخمار یعنی تیری آمده که پیکان نداشته باشد و بجای پیکان گرهی داشته باشد (هفت قلزم)، A dart having no point (stein gass) ۲ مطلع: هیچکس یک قدم پیش و پس نمی نهاد ۳ مطلع: چون، ۴ اصل: وادن، تصحیح قیاسی ست،

آمد و ایلچیان بوثاق شدند[1]،

یوم الاثنین* [رابع] ربیع الاخر سنه سبعین[2] آمد و ایلچیان را سوار کرده برد و گفت امروز بادشاه سنکشی[3] میدهد، ایلچیان پیش رفتند و چون سلطانشاه و بخشی ملک (را) پیشتر سنکشی[4] داده بود ایشان را (نه) طلبیدند، چون بادشاه بنشست شیرهای سنکشی[5] پیش بادشاه جمع کردند بعد ازان بادشاه فرمود تا شیرها بگرفتند و بیک طرف بردند و امرا[6] را نیز* پیش شیرها فرستاد، چنانکه بادشاه از بالای تخت میدید اول سلطان احمد را طلب کردند (۹۰ب) و شیره سنکشی[7] تسلیم او کردند و بعد ازو غیاث الدین را و بعد ازو امیر شادی خواجه را شیره پیش نهادند و دیگر کوکچه و دیگر ارغداق[8] و بعد ازان اردون و دیگر تاج الدین بدخشی را، و تفصیل هر شیره، (۹۰ب)

آنچه شیرهٔ شادی خواجه بود ده بالش نقره و سی اطلس و هفتاد پارچه[9] دیگر قلقی[10] (کذا) و ترقو و لوو شا کپکی و پنجهزار چاو (و) خاتون او را چاو و بالش نقره نبود، اما ثلث قماش بود،

و سلطان احمد و کوکچه و ارغداق را هر سه هر یک هشت بالش نقره و شانزده اطلس و باقی قماش از قلقی[11] (کذا) و ترقوا (کذا) و لووشا مجموع نود (و) چهار و صله مع

---

[1] در اصل بعدش افزوده: و چون سلطان شاه که غالباً سهواً نوشته است نظر بسطور بعد،
[2] در مطبع ندارد، بحساب وستنفلد بروز ۴ ربیع الآخر چهارشنبه بود، [3] اصل: سبعین،
[4] اصل: سیکشی [5] اصل: امیرزا نیز، مطبع: امرا راهم [6] اصل: میکشی [7] اصل: ارغداق
[8] پارچه بقول قاترمیر robe, a stuff, cloth [9] مطبع: قلعی — بظاهر قلقی وغیره
همه انواع قماش است چنانکه قرینهٔ عبارت اینجا و در سطور آینده بران دال است و نیز از شمول
ترقو و سا درین ها ظاهر میشود و ترقو بقول صاحب هفت قلزم نوعی از بافتهٔ ابریشمی سرخ رنگ است
و سارا هم او نوعی از قماش نوشته است ؛

خواتین (و) هر یک هزار[1] و هزار چاو* ،

و غیاث الدین وارددن و تاج الدین بدخشی را هر یک هفت بالش نقره و شانزده
اطلس و ترقو و لو و شاو کیکی مجموع هر یک را هفتاد و هفت وصله و دو هزار چاو ،
ایلچیان سنکشها[2] پادشاه ستانده* بوثاقهای خود رفتند ،

و درین اثنا یکی از خواتین پادشاه که محبوبهٔ او بود در گذشت و سبب آن تعزیه دیگر پادشاه را نمی توانست دید و آن را اظهار نکردند تا ساختگی ها دی) (۱۰۴ ی) تعزیت تمام شد ، بعد از (۱۰۴ا)
چند روز در بیستم[3] جمادی الاول گفتند که حرم پادشاه گذشته است و او را فردا دفن خواهند کرد ،
درین شب ناگاه از قضای الهی از آسمان آتشی از اثر برق که بر سر آن کوشک پادشاه که نو ساخته بودند رسید و آن آتش دران افتاد و چنان در گرفت که گویا صد هزار مشعله است که روغن[4] و فتیله در گرفته است ، و این عمارت که اول آتش در وی افتاد بارگاهی بود هشتاد گز طول و [سی گز] عرض و استوانها از زر و حل[5] بکار برده و روغن دار ، که در آغوش سه مرد نمی گنجید ، چنانکه مجموع شهر از روشنائی آتش روشن گشت و ازانجا سرایت کرد بکوشکی که بیست گز ازان دورتر بود ، و از[6] عقب آن بارگاه کوشک حرم بود و ازان بسیار بتکلف تر ، آن نیز بسوخت ، و بر گرد آن کوشکها و خانها بود هر یک خزانهٔ آتش دران افتاد و قریب دویست و پنجاه خانه بسوخت و بسیاری مرد و زن بسوختند و تا روز شد هم چنان می سوخت و آن روز تا نماز دیگر چند انچه سعی کردند آن آتش تسکین نمی یافت ، اما پادشاه با امرا ازانجا بیرون رفته (۱۰۴ ب) بود و (۱۰۴ب)
ملتفت آن آتش نشد که آن روز از روز ها (دی) ، نیک در کیش کافری خود میداشتند ، فاما ازین غصه در بتخانه رفت و بسیار تفرع کرد که [خدای آسمان بر من غضب کرد و] تختگاه من بسوخت

---

[1] مطلع : سا [2] اصل : سیکشتها بوند [3] مطلع : هشتم [4] اصل : روغن روغن
[5] یعنی زرحل چنانچه در لفظ حل کاری [6] مطلع : در ،

و من هیچ کار بد نکردم پدر و مادر را نیازرده ام و ظلمی نکرده ام و ازین غصّه بیمار شد و بدین سبب معلوم نشد که آن مرده را بچه نوع دفن کردند و چون بخاک بردند، امّا بسیار آرایش کرده بودند، از جمله بسیار علمها و چوگانها از کاغذ رنگین ساخته و نقّاشی کرده بودند[۱] و تختی از کاغذ مقوّی مقدار ده گز و بران تخت صورت آدمیان از کاغذ و صورت اسپان و اشتران بزرگی اسپ و اشتر مجموع ملوّن مویهای دروغی[۲] و زین و لجام وغیره، و یک دو هزار شیره پر نعمت الوان و عرقی (عرق؟) و اسپان خاصهٔ آن زن برآن که دکه) دخمه[۳] بود گذاشتند که بسر خود بچرید که هرگز دیگر ایشانرا نمی گیرند، و دران دخمه بسیاری از دختران و خواجه سرایان که نزدیک بودند مجموع درانجا غارها کنده بودند و علفهٔ ایشان پنج ساله[۴] در پیش ایشان نهاده که هم آنجا باشد تا وقتی که علفه تمام شود ایشان نیز (۱۴۲۱)، هم آنجا بمردند، با وجود این[۵] همه ترتیبات* بواسطهٔ (۱۴۲۱) آن آتش معلوم نشد که او را چون بردند،

و خستگی پادشاه زیادت شد و پسرش ببارگاه می آمد و می نشست، و ایلچیانرا اجازت رفتن شد و ایشانرا هنوز ساختگی مرتب نشده بود، آن مقدار که بعد از اجازه در آن شهر بودند ایشان را علوفه ندادند،

در منتصف[۶] جمادی الاوّل ایلچیان از خان بالق بیرون آمده داجیان با ایشان همراه کردند و هم چنان که در رفتن بهر یام (کذا) میرسیدند همه چیز[۷] و اولاغ و عرابه می گرفتند و در شهرها

---

[۱] اصل: از جمله (کذا) غالباً از سطر بالا مکرّر شده است) [۲] اصل: و دروغی [۳] دخمه بمعنی صندوق موتی آمده و گورخانهٔ گبران را نیز گویند که گنبدی بر سر آن باشد، و سردابه را نیز گفته اند که مردگان را دران گذارند (هفت قلزم) [۴] در مطلع افزوده: بل زیاده [۵] اصل: این همه تربیات، مطلع: این آیین، تصحیح قیاسی ست [۶] ۱۵ - جمادی الاولی ۸۲۴ھ = ۱۸ - مئی ۱۴۲۱ء [۷] اصل: خیر، مطلع: چیز،

و قصبها ایشان را طوی میدادند،

در غرهٔ[۵۱] رجب بشهر پینگان[۵۲] رسیدند مجموع حکام و اکابران شهر تعظیم ایلچیان و داجیان کردند و باستقبال بیرون آمدند و بسیار شهر خوش و بقاعده بود که آنجا بارهای مردم میکشادند و میدیدند که در بارها چه چیز است و هرچه حکم بود که (از) ختای بیرون نبرند مثل چاو[۵۳] (چاوها؟)، امّا ایلچیان حکم حاصل کرده بودند که بار ایشان نکاوند، روز دیگر ایلچیان را طوئی بعظمت دادند و تکلّف بسیار کردند، (از) انجا روز بروز کوچ میکردند تا پنجم[۵۴] شعبان بقراموران رسیدند و از انجا بقرار هر روز بیامی (۱۱۴ب) و هر هفته و کمتر بشهری میرسیدند و طوی میخوردند، تا بیست[۵۵] و سیم شعبان بشهر قمجو که چهارپایان و نوکران در وقت رفتن سپرده بودند رسیدند و کسان خود با هرچه گذاشته بودند همه بسلامت یافتند فاماً خبرهای یاغی گری بود، اطراف مغولستان و راه تا المین نشان میدادند بدان سبب آنجا توقف کردند تا دو ماه (ه) و نیم نزدیک، و در هفتم[۵۶] ذی القعده، از قمجو کوچ کردند و در هفدهم[۵۷] بسکجو رسیدند و آنجا خبر راه بدیشان می دادند چند روز در آنجا توقف کردند، ایلچیان شیراز و اصفهان آنجا رسیدند پهلوان جمال الدین از اصفهان ایلچی امیرزاده اعظم امیرزاده رستم[۵۸]، و امیر حسن از شیراز ایلچی امیرزاده اعظم ابراهیم سلطان بهادر، و بیش از حد صفت تا المین راه کردند و ایشان گریخته بی راهه بر کوهها زده

(۱۱۱ آ)

---

[۵۱] ۲ جولائی ۱۴۲۱ء [۵۲] اصل: سکان، مطلع (نسخهٔ قاترمیر): بیکان، (نسخهٔ کرائسٹ کالج و در یک نسخهٔ دیگر): نیکان، بقول یول (۱ × I cc xi) این شهر غالباً Ping yongfu (واقعه صوبه شانسی) است که در قدیم الایام دار السلطنت چین بوده است، و از این روی در متن پینگان نوشته شد که فی الجمله با بعض نسخ مطلع مطابقت دارد [۵۳] مطلع: چاو و غیرآن، [۵۴] ۵ اگست ۱۴۲۱ء [۵۵] ۲۳ اگست ۱۴۲۱ء، در مطلع ۲۴ شعبان دارد بجای ۲۳ شعبان [۵۶] ۴ نومبر ۱۴۲۱ء [۵۷] ۱۴ نومبر [۵۸] برادرزاده شاهرخ سلطان که والی اصفهان بود، رجوع کنید به شجرهٔ نسب آل تیمور در ابتدای این حواشی،

بوده و رسیده، و بدین سبب در سکجو مدتی دیگر مقام کردند، تا منتصف[1] محرم الحرام سنه [خمس و] عشرین و ثمانمایه از سکجو کوچ کردند، و چون بقراول رسیدند اهل قلعه گفتند که قاعده اهل ختای آنست که هم چنانکه در وقت آمدن اسماء[2] مردم شما را* نبشته اند در وقت بیرون (۴۱۲ ا) رفتن نیز همان دفتر پیش آرند و احتیاط کنند و اگر نه پادشاه بر ما غضب کند، فی الجمله نبشتند* و در جمعه نوزدهم[4] شعبان سنه ثلث عشرین از قراول ختای گذشته بدان ولایت در رفته بودند و در جمعه پانزدهم[5] (نوزدهم ؟) محرم سنه خمس و عشرین و ثمانمایه از قراول ختای بیرون آمدند و از ترس یاغی گری راه چول اختیار کردند، و در ثامن[6] ربیع الاول از چول گذشته بسبب آنکه از ختن متوهم بودند چند روز دران صحاری بودند تا در دهم[7] جمادی الاول سنه المذکور به ختن رسیدند، و از آنجا کوچ کرده در سادس[8] رجب به کاشغر فرود آمدند، و در حادی[9] عشرین رجب از عقبهٔ اندکان گذشتند، و ازان منزل[10] بطی براه

---

[1] ۱۵- محرم ۸۲۵ھ = ۹ جنوری ۱۴۲۲ء، [2] مطلع: شماره و علیه مردم را، [3] مطلع: القصه احتیاط کرده [4] ۲۹ اگست ۱۴۲۰ء، مگر بحساب وستنفلد این روز پنجشنبه بود نه جمعه، و همین طور ۱۵ محرم نیز جمعه نبود بلکه پنجشنبه بود، اما چنانکه معلوم است در حسابات وستنفلد که درج کتاب (Vergleichung Tabellen) است فرق یک روز اکثر پیدا می شود،

[5] مطلع (نسخهٔ فاتح میرا) نوزدهم محرم (نسخهٔ کرائسٹ کالج و نسخهٔ دیگر): هژدهم ربیع الاول، بهر حال ۱۵- محرم درست نیست ازان روی که در سطور گذشته گفته است که منتصف محرم از سکجو کوچ کردند و قراول از سکجو بظاهر سه روزه راه بود (چنان که از بیانات مصنف درک به ص ۸ ببعد بالواسطه می توان اخذ کرد)، [6] مطلع هجدهم، ۸ ربیع الاول ۸۲۵ھ = ۲ مارچ ۱۴۲۲ء

[7] مطلع: نهم جمادی الاخری، ۱۰ جمادی الاولی ۸۲۵ھ - ۲ مئی ۱۴۲۲ء (بقیه حاشیه بر صفحه ۵۰)

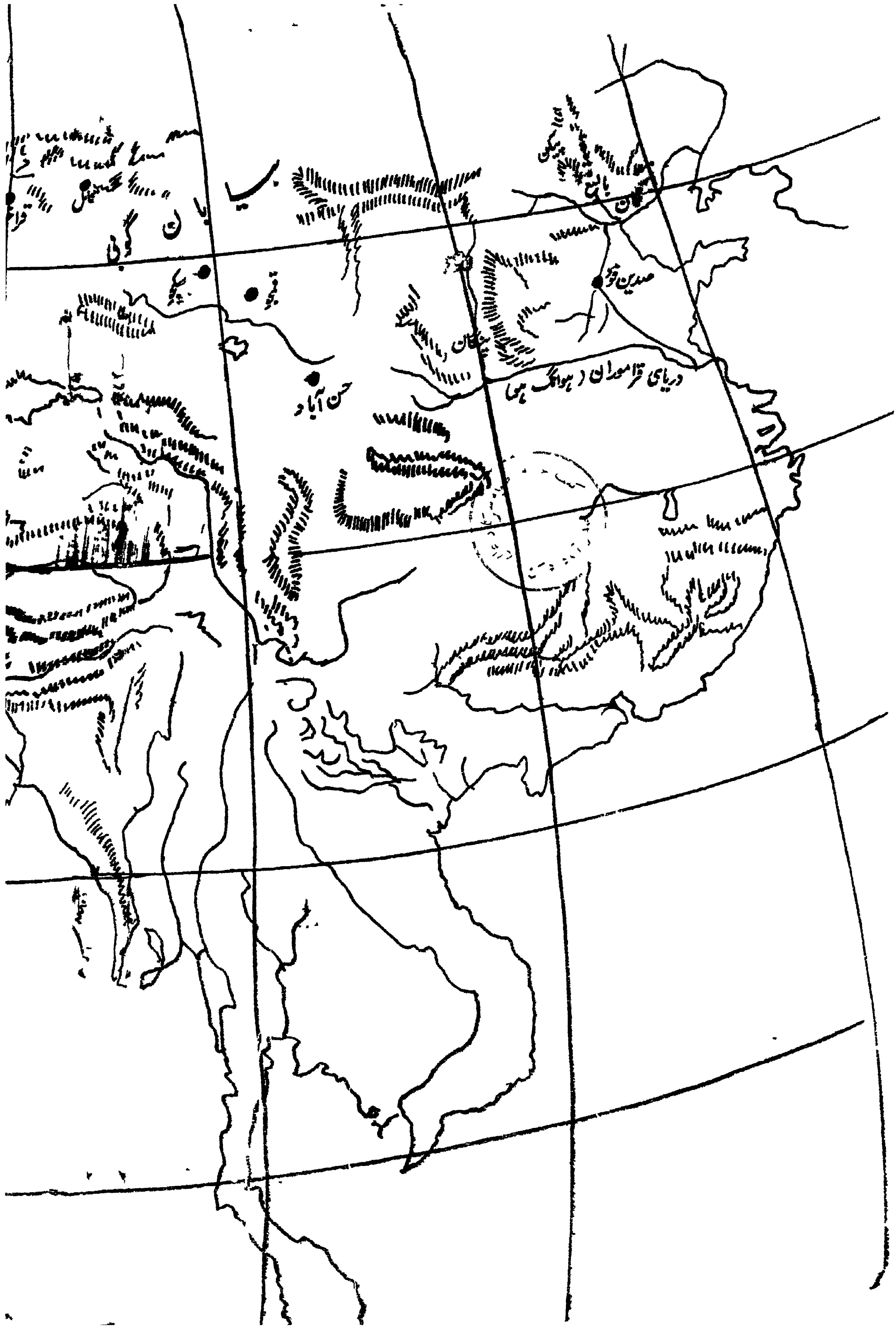
سمرقند رفتند و بعضی[۱] براه قراتگین[۲] و بدخشان، در بیست و یکم شعبان[۳] بحصار شادمان رسیدند و در غره رمضان المبارک[۴] به بلخ آمد و از انجا در عاشر رمضان المبارک سنه خمس و عشرین و ثمانمایه بدار السلطنت هراة صانها الله تعالی عن الآفات والبلیات فرود آمدند و بآستان بوس حضرت سلطنت شعاری رسیدند بمنه وکرمه،

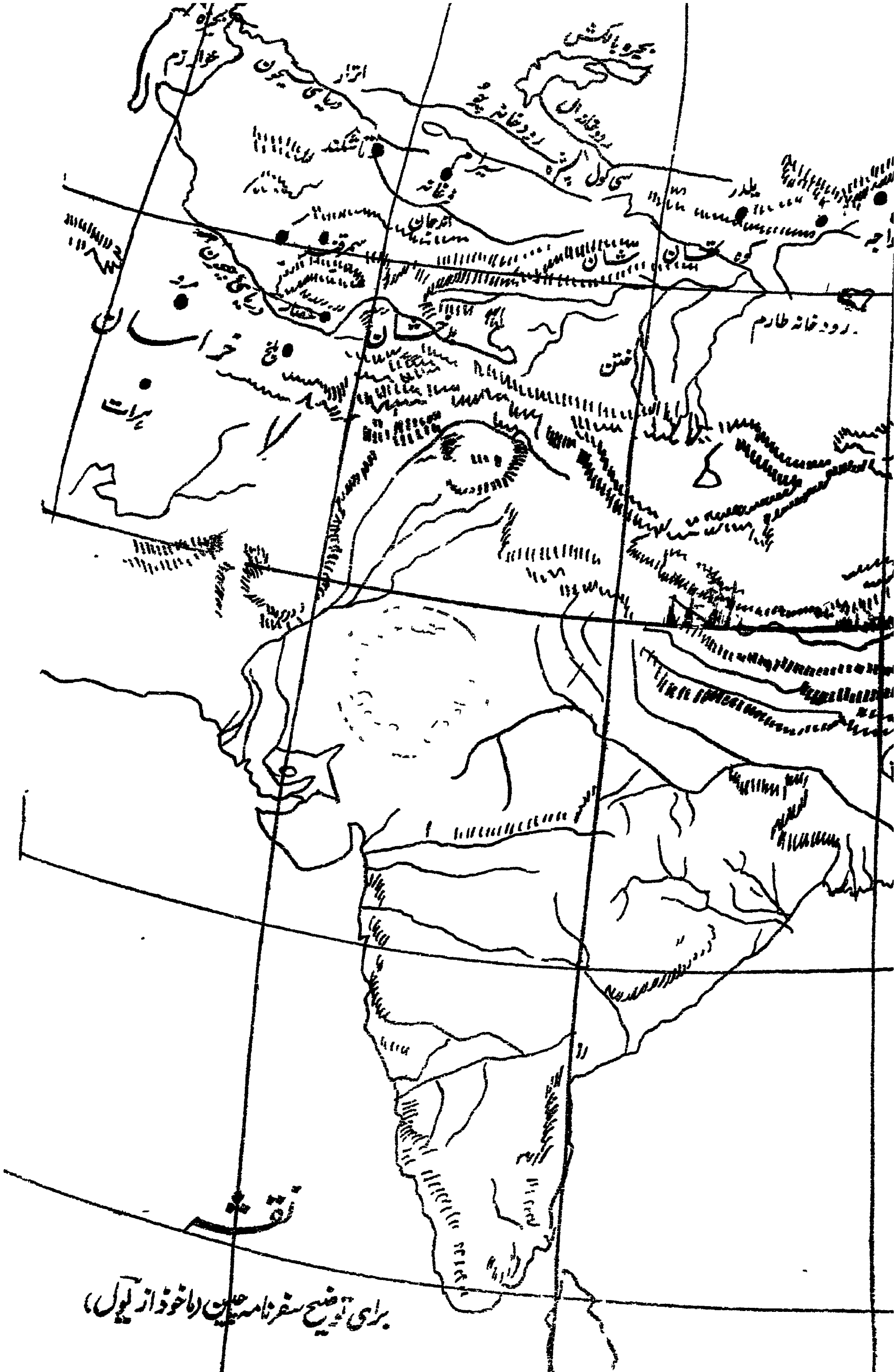
(بقیه حاشیه ص۴۹) ۸ ۶ رجب ۸۲۵ھ = ۲۶ رجون ۱۴۲۲ء، ۹ ۱۱ رجولائی،

۱۰ یعنی براه تنگ دبان (یول)، اندکان همان اوش است، ۱۱ کذا در مطلع، اما صاحب حبیب السیر می گوید که ایلچیان میرزا الغ بیگ راه سمرقند پیش گرفته،

(حاشیه ص۵۰) ۱ از کاشغر براه تاش بالیغ و وخش تا حصار شادمان راه بالنسبه بسیار قریب بود، ایلچیان را وجهی موجه بوده باشد که راه دور اختیار نمودند (یول) رجوع کنید به نقشهٔ هندوکش و بلاد متصله در جلد دوم کتاب یول ۲ اصل: قراتکس، ۳ اصل: بخطبار ۴ اصل: غره المبارک،

فهرست مطالب سفرنامه


بیابان گوبی
حسن آباد
دریای قراموران (هوانگ هو)



نقشه
برای توضیح سفرنامه هیتوم (ماخوذ از یول)

خصوصیات سفرنامۂ چین

دیباچہ میں ذکر آچکا ہے کہ بقول حافظ ابرو اسنے خواجہ غیاث الدین نقاش کے روزنامچہ کا مضمون مفصل بیان کیا ہے۔ تاہم گمان غالب ہے کہ مولف مذکور نے خواجہ کے بیانات میں کوئی زیادہ تصرف نہیں کیا۔ سفرنامہ کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس کے مصنف نے واقعات اور مشاہدات کو اسطرح بیان کیا ہے۔ کہ ان کی تصویر کھینچ دی ہے۔ سفرنامہ کو پڑھتے ہوئے ہم محسوس کرتے ہیں۔ کہ گویا خواجہ نقاش کاغذ اور قلم دوات لیکر ہمارے سامنے یادداشتیں لکھ رہا ہے۔ جن کو وہ بعد میں مربوط کر [illegible] سفرنامہ مرتب کرے گا[1]۔ اسکے علاوہ بیان کی سادگی اور تکلفات سے مبرّا [illegible] اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ مصنف کوئی انشا پرداز نہیں ہے[2]۔ یہی سفرنامہ جب صاحب مطلع السعدین اپنی کتاب میں درج کرتا ہے تو اسکی عبارت کو انشا پردازی کے رنگ میں جابجا رنگتا اور اس میں

---

[1] اس کے ثبوت کے لئے من جملہ اور باتوں کے ان فہرستوں کو دیکھیئے جو خواجہ نے اپنے سفرنامہ میں جابجا درج کی ہیں یعنی جانوروں کی فہرست جو اسنے بادشاہی محل کے صحن میں دیکھے ص ۳۲ پر' چینی سپاہیوں کے اسلحہ کی فہرست ص ۲۲ و ۳۶ بعد پر' کھانوں کی فہرست ص ۱۰ پر' چینیوں کے آلات موسیقی کی فہرست ص ۱۰ و ۳۱ فرنیچر اور سامان خورش کی فہرست جو ایلچیوں کو یام خانہ خان بالق میں بہم پہنچائے گئے (ص ۲۷)' علاوہ ان فہرستوں کے ص ۶ بعد اور ۱۹ بعد پر بتخانہ قمجو اور صدین فوکا اور ص ۱۷ پر چرخ فلک کا بیان اور خان بالق کا حال مندرجہ بالا بیان کی تائید کرتا ہے'

[2] صاحب حبیب السیر نے مطلع السعدین سے یہ سفرنامہ لیا ہے اور شروع میں یہ لکھا ہے کہ خواجہ غیاث الدین نقاش زیور فضل و ہنر سے بے بہرہ نہ تھا۔ یہ بات مطلع السعدین میں نظر نہیں پڑی۔ غلام محی الدین مصنف گنج البحر نے (۱۲۲۰ھ میں) بظاہر حبیب السیر سے لیکر یہ سفرنامہ درج کیا ہے اور شروع میں لکھا ہے: غیاث الدین نقاش..... ... کہ جوانی بود در ہمہ فن مستعد'

متکلفانہ تبدیلیاں کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔

بہر حال اس سفرنامہ میں بعض خصایص نحوی و رسم خطی و لغوی ایسے موجود ہیں جو قابل ذکر ہیں۔ انکو صفحات آیندہ پر بہ تفصیل درج کیا جاتا ہے۔ لیکن ان خصائص کے درج کرنے سے پہلے دو ایک اور باتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ جو زبدۃ التواریخ اور مطلع السعدین کے مقابلہ سے معلوم ہوتی ہیں، مجموعی طور پر اس سفرنامہ کے متعلق دونو مصنفوں کے بیانات معنوی اور لفظی مطابقت رکھتے ہیں۔ مگر صاحب مطلع السعدین نے چند مقامات پر [illegible] میں حذف کردی ہیں۔ اور بعض باتیں بڑھادی ہیں۔ اہم باتیں جو مطلع السعدین [illegible] نہیں ہیں یہ ہیں:—

(۱) انواع عقوبات جو چین میں مجرموں کو [illegible] اور جو اس رسالہ کے ص ۳۳/۲ تا ۳۴/۷ پر درج ہوئی ہیں، صاحب مطلع نے صراحۃً کہا ہے کہ اس نے دانستہ اس بیان کو قبح مضمون کی وجہ سے حذف کر دیا ہے (دیکھو قاتر میر ص ۳۲۹)،

(۲) ۴۴/۱۳ تا ۴۵/۵ کا مضمون جس میں نقاش نے لکھا ہے کہ سردی کی شدت کی وجہ سے بہت سے آدمی مر گئے۔

(۳) ۴۷/۲ تا ۴۷/۶ کا مضمون جسکا حاصل یہ ہے کہ چین میں ذی عزت لوگوں کے مردوں کو کن رسوم کے ساتھ دفن کیا جاتا ہے۔

جو باتیں صاحب مطلع نے بڑھائی ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر یہ ہیں:—

(۱) میرزا بایسنغر نے غیاث الدین کو تاکیداً کہا کہ تمام سفر کا روزنامچہ ساتھ ساتھ لکھتا رہے (قاتر میر ص ۳۰۸)

(۲) ۱۲ر شعبان کو بیابان میں ایلچیوں نے شتر وگاو وفطاس دیکھا (قاتر میر ص ۳۱۰، اس رسالہ کا ص ۸، حاشیہ ۲)

(۳ و ۴) وہ عبارت جو اس رسالہ کے ص ۲۸ کے حاشیہ ۳ اور ص ۴۴ س ۲ اور

ص ۱۸ حاشیہ ۵ میں درج ہے -

(۵) وہ عبارت جو ۴۴/۹ (تا درویش ساکن شد) کے مضمون کے بعد شادی خواجہ کے جواب کے طور پر مطلع میں درج ہے (قاتر میر ص ۳۳۶ سطر ۱۹) یہ عبارت مطلع کے بعض نسخوں میں موجود نہیں ہے -

بہر حال ان زیادات سے گمان ہوتا ہے کہ صاحب مطلع کے سامنے غالباً نقاش کا اصلی سفرنامہ بھی تھا یعنی وہی اصل جس کا محصّل حافظ ابرو نے درج کتاب کیا ہے - گو اس بارے میں کوئی قطعی رائے قائم نہیں کی جاسکتی - اس لئے کہ ہمارے سامنے زبدۃ التواریخ کا صرف ایک ہی نسخہ ہے اور یہ نہیں کہہ سکتے کہ مذکورہ بالا محذوفات صرف اسی نسخہ موجودہ میں نہیں ہیں - یا سب نسخوں میں نہ تھیں '

اس سلسلے میں ان دو مقامات کا ذکر بھی کر دینا چاہیئے جن میں حافظ ابرو نے یقینی طور پر اپنی طرف سے عبارتیں لکھی ہیں یا روزنامچہ نقاش میں تصرف کیا ہے علاوہ سفرنامہ کی ابتدائی سطور کے اس مؤلف نے ص ۳۴ س ۱۶ پر لکھا ہے: در روز بیست و سیم محرم مذکور نبشتہ بود الخ جس سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ وہ نقاش کا روزنامچہ نقل کر رہا ہے - پھر ص ۳۹ س ۱۴ پر اس نے سیورغتمش کے ساتھ نوّر اللہ مرقدہ لکھا ہے جو نقاش نہ لکھ سکتا تھا - اس لئے کہ نقاش نے سفرنامہ کا یہ حصّہ ۸۲۴ھ میں لکھا ہوگا حالانکہ سیورغتمش ۸۳۰ھ میں مرا جو زبدۃ التواریخ کی تالیف کا زمانہ ہے -

اب ہم ان خصائص سفرنامہ کو درج کرتے ہیں - جن کی طرف ہم نے اوپر اشارہ کیا تھا -

---

خصوصیاتِ نحوی

(۱) استعمال ہرکس و ہریک با فعل جمع، چون ہرکس ازان نمی گذرند (۲۲/۴)، ہرکس چنان . . . شمع و چراغ افروختہ بودند کہ . . . . (۵۲/۱۱)، ہرکس بوثاق خود رفتند (۲۳/۱۲)، ہرکس بطرفی رفتند (۳۹/۵)، ہریک در دست سلاحی داشتند (۲۲/۸)،

(۲) فعل معطوف علیہ غائب جمع کے بعد فعل معطوف کو مفرد غایب لانا مثلاً بیلاکاتی . . . . . رسانیدند و حکایات . . . . تقریر کرد (۵/۲)، کوچ کردند و چہار پنج فرسنگ می راند (۲۱/۳)، برگردن او بستند . . . و آن گناہگار را روانۂ خان بالق کرد (۲۵/۱)، طویہا دادند و ترتیب ہا کرد (۳۲/۶)، بکارد بریدند و پوست سرش . . . از سرش در ربود (۳۲/۴)، اسپان پای بر ایشان می نہادند و می گذشت (۳۵/۱)،

(۳) فعل معطوف علیہ و فعل معطوف کا اختلاف صورتہای ذیل میں: مثل سگ کہ . . . مردہ باشد و در کوچہ زیر پای آوردند (بجای آورند) (۳۵/۳)،

اگر یک سالہ راہ است ہیچ جانمی تواند بود تا آنجا رسید (بجای رسد) (۳۵/۳)، و رالمی کشتند و در حبس نگاہ می دارند (بجای می داشتند) (۴۳/۱۲)، آن پارۂ آہک بر آن سر . . . ریختند و بعد ازان بر دار می بندند (۳۳/۵)، عرابہ آوردند و آن مرداریہا را بار کردند و بیرون شہر مغاکی است آنجا می اندازند (۴۳/۶)،

(۴) گرفتن کیساتھ آغاز فعل کو ظاہر کرتا مثلاً در اسون آوردن گرفتند (۳۱/۱)، = لانے لگے، رقص کردن گرفتند (۳۰/۴)، جدا جدا کردن گرفتند (۴۳/۵)، موشک . . . دویدن گرفت (۳۷/۱)، قریباً اسی طرح بنیاد کردن کا استعمال مثلاً بنیاد ساز زدن می کنند (۳۰/۳)، بنیاد بریدن می کنند (۴۳/۲)، بنیاد گلہ کرد (۴۴/۶)،

(۵) توان کے ساتھ مصدر کا استعمال بجای ماضی کے مثلاً آن زمان بیرون

نمی توان آمدن (۲۸/۶)

(۶) رآ کو کہیں زاید لانا کہیں حذف کرنا مثلاً "آن زمان را = آن زمان (۲۱/۱۲)،
مگر ایلچیان پیش بردند = ایلچیان را (۲۶/۱)

(۷) ضمیر مفرد کو اسم جمع کی طرف راجع کرنا مثلاً "مردم حیران می شد (۲۰/۶)،
داجیان نیز دید که ایلچیان او آمده بود (۲۶/۵)، اسی ذیل میں ہے یہ جملہ :
کار ایشان آن است که خبری رسید بکیدی قوی دیگر رسانید (۲۴/۱۳)،

(۸) آن کا عجیب استعمال مثلاً "آن ہفت چتر پادشاہ آن در چرخ می آید با آن خوردنی روان می شود .... و آن آش با دسا سون الخ (۲۴/۴)، ہفت چتر آن ہر یک از رنگی (۲۹/۱۵)، ازان بالا فرو گذارند (۲۸/۱۷)

خصوصیّات رسم خط

جس نسخہ پر یہ متن مبنی کیا گیا ہے - اس میں بعض خصایص رسم خط ہیں جو درج ذیل ہیں :-

سبار = سہ بار (۱۶/۶)، جب = چوب (۱۹/۴)، دروغی = دروغی (۱۷/۵)، برخواست = برخاست (۳۲/۱)، خارتر = خوارتر (۳۵/۴)،
بر بالای از کرسی .... و عمارت بر بالای (۲۲/۲) از بالای بگذشتند = بالا (۱۹/۳)
بالای کشتیهای = بالای کشتی ها (۱۹/۲)، دیوارها شهر = دیوارهای شهر (۲۱/۶)، صندلیها دیگر
اضافت کی بجائے بعض اوقات یاء لکھی ہے مثلاً "قولی پادشاہ = قولِ پادشاہ (۳۵/۷)
جلادی پادشاہ = جلاد پادشا، (۲۴/۱۵)، (نیز دیکھو ابن البلخی ۹۷/۱۰)

خصوصیات لغوی

[تنبیه ۱۱/۲۶ = صفحه ۲۶ سطر ۱۱، و همین طور در هر موضع عدد پائین شمارهٔ صفحه و عدد بالا شمارهٔ سطر را ظاهر می کند]

آش = طعام — ۱۱/۲۶، ۲/۳۰،

آشام (ترکی) = طبقه، step , stage — ۳/۲۰ بعد

آورد = ارد (ترکی) ۹ — ۳/۱۳ Part posterior of a thing (لغات نوائیه)

احتیاط کردن = check , verify — ۴/۴۹ همان دفتر پیش آرند و احتیاط کنند

اختاجی (ترکی) a groom — ۱۵/۴۳

اردو = ۱) محل شاهی — ۱/۲۱، ۷/۳۵ اردوی نو، ۱۰/۳۵ یار اردوی بردند و آن عمارتی عالی بود،

۲) royal camp ۶/۴۲، ۹/۴۳

استعداد = ساختگی، سامان — ۱۴/۱۱ جمع استعدادات — ۶/۳۰

افرود = فرود — ۵/۴۴،

بادبیزن خطائی chinese hand fan ۱/۲۳، ۲/۳۶، ۷/۳۷؛ در مطلع بادزنهٔ خطائی را دارد رک به تا[illegible]

باسمه زده stuff on which a design is printed. — ۱۲/۳۰

بالش رک به حاشیه ۳ ص ۴۰ معلوم نیست که این لفظ به لفظ مخدّه چه علاقه دارد که مذکور است بذیل وفود ابی سفیان الی کسری در العقد الفرید (ج ۱ ص ۱۰۶ طبع ۱۳۲۱ھ) این طور: فالقی الی مخدة کانت عنده . . . . حتی وقعت الی خازن له فاخذها و اعطانی ثمانمائة اناء من فضة و ذهب . . . . کانت وظیفة المخدة الفا الا ان الخازن اقتطع منها مائتین،

بچنانچه = چنانچه، — ۱۱/۱۱

بچوره (؟)، - قسمی از چوب ۱۳/۱۲، (مخوره ؟ ۶/۲۱)

برداشتن (مجلس) بظاهر = طول کشیدن - ۶/۳۱ این مجلس تا آخر نماز پیشین برداشت

بری گویا بمعنی بالا است ۳/۷ دو انگشت بری رخ می‌بست = دو انگشت بالا

بسر خود رک به سر خود

بلشنک رک به حاشیه ۶ ص ۲۳،

بنیاد کردن کاری = آغاز کردنش ۳/۳۲ بنیاد ساز زدن می‌کنند، ۲/۴۴ بنیاد بر بیدن می‌کنند، نیز رک به نگارستان طبع بمبئی ۱۸۲۹ء ص ۷، س ۱۶: بنیاد نماز کرد و به ص ۲۳۶ سطر آخر: بنیاد نقاره زدن کردند

پلنگ رنگ کردار یعنی مثل رنگ پلنگ که در آن نقطه‌ها از رنگ دیگر باشد، ۱۰/۴۳ (این ترکیب را جوینی هم در جهانگشای ۲: ۱۴۰/۱۲ آورده است)

پنجره ۱۴/۲۹ — lattice; window

پوشیدن (۱) مسقف کردن — ۲/۱۳ برجی سرپوشیده، ۵/۱۳ ایشان پوشش عمارت مجموع خرپشته می‌سازند، ۶/۱۳ در مازندران بسفال بیرنگ می‌پوشند ختاییان بکاشی چینی پوشیده اند، ۵/۲۰ سر آن عمارت بمقرنس در آورده و چنان پوشیده که مردم در آن حیران می‌باشند، ۲/۲۳ صفّه های سرپوشیده،

(۲) = to cover — ۶/۳۷ سرپوشی از آن جنس بروی می‌پوشند، ۱۳/۴۴ محفّه غور و سرپوشیده،

(۳) = پوشانیدن — ۱/۳۱ خویشان و فرزندان ایشان را جامه پوشید،

پیشانی ۹/۴۴ در پیشانی آن = in front of it (مطلع دفاتر مبرهه ۳۷۲) در پیشان را همین معنی آرد

پیشواز رفتن = استقبال کردن — ۱۲/۴۱

تعصب ۸/۱۵ پیکان بتعصب دوند run vigorously.

تغار = تخار رک به حاشیه ۱ ص ۴۴،

تفرج کردن = تماشا کردن - ۵/۱۸ نقاشان عالم می باید که تفرج آن (خانه) کنند -

تیر ۹/۱۷ خیمهٔ دوتیر (یا دوتیره) = دوچوبه

جامه = قبای پوشیدنی - ۵/۱۷ رک به Indian Book Painting (London 1926) R35

جامه وار = نوعی از چیت، و پارچه باسمه زده، و بمعنی پارچه که لایق جامه باشد - ۳/۱۴ جامه وارهای پادشاهی

جلاو (۱) عنان اسپ — ۱۵/۴۳ و واختاجی از چپ و راست جلادی بادشاه گرفته،

(۲) پیش پیش - ۶/۱۵ بافویان تا بایم جلادی می دوند

جهت، بجهت کردن = طے کردن — ۱۳/۴۴ تا او بیاید و بجهت کنند

جوشان = boiling — ۱۲/۴۳ ، ۱/۴۴

جوشه (۹) ۶/۲۹

چپلق (یا جنبلق) (؟) — ۱/۳۰ ، حاشیه ۲ ص ۲۷

چاو = کاغذ زر - ۱/۴۲ (و دیگر مواضع) رک به حاشیه ۱ ص ۳۲،

چندانچه = چندانکه ۱۵/۴۶

چنگ شدن = شل و خمیده شدن — ۵/۳۷

حقه ۳/۳۰ در حقهٔ بزرگ نهاده که پایها دارد in a large dish on pedestal

حقه بازی = شعبده بازی، بازی گری — ۱۳/۳۲

حل = زر حل - ۱/۴۶ دو از بیست جامهٔ حل کاری یعنی جامهٔ که از طلای محلول بران نقش کرده باشند بهار عجم،

حوالی = فضا، صحن — ۲/۲۳ گرد بر گرد آن حوالی خانها، ۶/۳۶ هر حوالی که بود سنگ فرش مقدار موئی کج نشده،

خشت فولاد رک به حاشیه ۲ ص ۲۳، در فرهنگ شاهنامه (تصحیح ترزنکان) خشت بمعنی نیزهٔ کوچک است که از ریسمان اندازند،

خرابات = brothels - ٥/١٩

خرپشته = ماهی پشت (سقف) — ٥/١٣ (مثل اینست گاو پشت در
خرگاه گاو پشت که کنایه از آسمان است)

خفتیدن = lying down ٦/٣١ نیز رک به ١٦/١٦ ، ٥/١٧

خلانیدن to stick in - ٤/٣١ گلها و لالها .... در سر خلانیده)

خوازه چوب بندی که بنایان بجهت تعمیر عمارت برو نشینند — ٧/٢١ صد هزار چوب
خوازه بسته بودند)

داغ شدن = سوخته شدن) — ١٦/٣٣ سیخ آهن تافته فرو می برند تا آن سوراخها
داغ شود)

دخمه - گورستان نامسلمانان ٦/١٣

درافزین (درابزین) Wooden or iron rail or fence or balustrade

دروغی = imitation — ٦/١٥ مروارید دروغی ختائی) ٥/١٣ مویهای دروغی =
false hair



دوشاخه چوبی که دو شاخ دارد و
آن را بر گردن مجرمان گذارند ١٢/٢٤)
١/٢٥ ، ٤/٣٥ - رک به تصویر)

دی بازان ٣/٣٥ از دی بازان
سرما مروند) بظاهر یعنی هنگام شدت سرماست اما در لغات ذکری از و نیافتم) البته دی
بدین و دی بافر را در هفت قلزم می آرد و می گوید که دی بدین روز بست و سوم (و بقول
بعض بست و هفتم) است از هر ماه شمسی و در دی (دسمبر) درین روز مغان عید کنند)
و هم چنان دی بافر روز هشتم است از هر ماه و درین روز از ماه دی فارسیان عید

کنند، لفظ اول را ستائن گاس دی یا دین نوشته است،

راستان ۱۴/۳ شخصی براستان خفتیده = مستلقی شد،

روغن داده Varnished ـ ۲۹/۶ چوبها که درین عمارت بود مجموع . . .

. . . . روغن داده (نیز روغن دار بر ۴۶/۱۱)

زده = بسته ـ ۱۵/۷ مویهای برمیان سر کرده زده (بر قیاس شیرازه زدن و نعل زدن = بستن)

زرنشان = زرکار ـ ۲۳/۱۰، ۴۲/۱۱

زهر شکستن ۳۵/۵ آن شب زهر سرما شکسته بود (لازم، یعنی شدتش رو به انحطاط نهاده، در بهار عجم زهر شکستن را بمعنی مقاومت کردن نوشته است)

زیلوچه = پلاس و گلیم کوچک و شطرنجی خورد (هفت قلزم) ـ ۲۷/۴

ساختگی = سامان (= استعداد ۱۱/۱۴) ـ ۹/۱، ۴۶/۶، ۴۷/۱۲ (رک به جهانگشای جوینی ۲: ۱۵۱/۱۲)

سرخود ۱۷/۹ هر خانه بسر خود بتخانه بود = بجای خود، ۴۷/۶ اسپان بسر خود می چریده باستقلال خود (رک به بهار عجم)

سرمه = نوعی از شراب متعارف ترکستان (بهار عجم) ـ ۸/۱۰

سطاره = سطر کش، مسطر ـ ۹/۱۴، ۱۲/۱۰

سه پایه = a tripod ـ ۱۰/۸ طبلی . . . . برسر سه پایه نهاده

سرای = محل بادشاهی ـ ۳۲/۴، ۳۶/۶ (بسیار مکرر)

شانقار رک به حاشیه ۳ ص ۳۹،

شاه بلوط = edible fruit of chest nut ۱۱/۶

شیره = خوانچه پایه دار ـ ۸/۷ (بسیار مکرر)

صندلی = تخت، کرسی، bench — ۱/۱۰، ۱/۲۹ بعد، (بسیار مکرر)

طاقیه نوعی از کلاه که بصورت طاق سازند (بهار عجم) cotton under-cap (هاوا) — ۲/۳۵ رک به ڈونی؛ پیلیان

طناب = cord — ۲/۳۰، ۱۶/۳۸

طنبک = تنبک که دہلی است دم دراز که از چوب وسفال سازند و بازیگران در زیر بغل گرفته بنوازند (برہان) ۲/۳۰

طنبی = ۱/۲۲، ۹/۲۸، ۱۴/۲۹ — رک به حاشیه ۳ ص ۲۲؛ **عرقی** = نوعی از مسکرات — ۶/۴۷، ۸

عَلَفه = علوفه — ۳/۳۲، ۳/۴۱، ۸/۴۷

عودسوز a censor — ۳/۲۹، رک به Indian Book Painting پلیٹ ۲

غایب = آینده — ۳/۴۲ چندین سال غایب

غَلَبه = انبوه مردمان، crowd — ۱۱/۱۹ غلبهٔ بسیار، ۱۶/۳۵ غلبهٔ دویست ہزار آدمی،

۵/۴۲ غلبهٔ لشکریان، [نیز رک به مطلع (قاتر میر) ص ۶۸، ۱/۳]

(در لغات نوائیه این لفظ را بمعنی many نوشته است و در فرائد دریه (ہاوا) غَلَبه

تی را بمعنی crowd، و این را لفظ ترکی مروج مصر گفته)،

غمخواری کردن = to look after a thing ۱۸/۲۲ (مال پیشکش را از ایلچیان بستاندند و خود غمخواری آن میکردند

فریستند = فرستند — ۹/۲۴

فضا = حوالی، صحن، — ۴/۳۲ ازین فضا بفضای دوم رفتند، ۱۱/۲۶ بفضای اوّل که نشسته بودند

فَنار = paper-lantern (الفرائد الدّریه) ۱۱/۳۵

قالبی = ۸/۴۲ دیوار قالبی یعنی دیواری که به قالب می سازند،

قَبَرغَه = (ترکی)، = ribs — ۵/۲۴

قراو = (؟) ۱۵/۱۰ قراو خوردند

قُلّاب = hook — ۱/۱۹، ۹/۲۳

قمی = قیف؟ — ۲۲/۲۲ قمی مسین که گلاب بدان در شیشه ریزند (و نائزهٔ دارد)

قوش = (؟) ۱۵/۱۰ - قوش دادند

کاری = ۹/۴۲ مردان کاری - مردان جنگی و دلاور (بهار)

کاسه داشتن = کاسه پیش کردن - ۱۵/۱۰ ببعد، ۹/۱۱،

کاشی چینی = Coloured tiles of procelain - ۶/۱۳ - کاشی تراشی ۱۱/۳۶

کافتن (بار) = to examine - ۵/۴۸

کت = تخت خواب - ۸/۱۲، ۲/۲۷،

کرسی آهن = iron plate - ۳/۱۸

کلمچی = interpreter ترجمان - ۹/۲۹، کلمچی در مطلع (قاتر میرا) ۷/۳۶۸، ۱۷،

گلّهٔ پای = بند پای - کعب - ۳/۲۰،

کلّه پوش = a cap ۵/۳۳

کوشکه = (؟) — ۳/۲۷

کیبُر = رک به حاشیه ۶ ص ۴۰،

گرز = نوعی از تیر است که بدان بازی کنند (بهار) - ۱/۳۰ گز دار (مثل تیر پرتاب)

مجموع = all ۹/۱ این ساختگی مجموع از سنجو آورده، (بسیار مکرر)

۱/۲۰ در مجموع شهرتی دارد. everywhere.

مخروه = (؟) قسمی از چوب ۶/۲۱ (مخروه بر ۱۳/۱۲)

مُغفّر = covered with designs in relief ۱۰/۳۶ منبت و مغفّر

مقرنس = برای معنی این لفظ رک به حاشیه ۱ ص ۱۳، ۱۲/۱۷ در هر منظری مقرنس خطائی بسته، ۶/۲۰ سر آن عمارت بمقرنس در آورده،

مکرّر = ۳/۳۶ رقص کردند بطریقهای غیر مکرّر = unusual

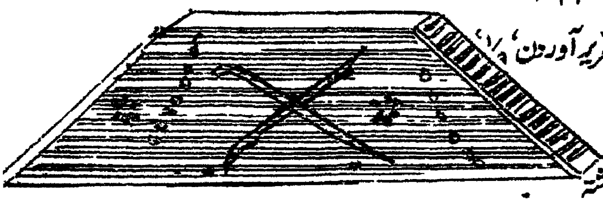
موسیچه = پرنده ایست شبیه به فاخته .... و بعضی صعوه را موسیچه می گویند و بعضی ابابیل را (هفت قلزم) ۳/۴۲

میانین = Middte ۳/۲۲

نسخه کردن یا نبشتن = به قید تحریر آوردن ۱/۱۰

وصله = پارچه؟ ۱۴/۴۵

یاتوغن = (ترکی) در لغات نوائیه نوشته

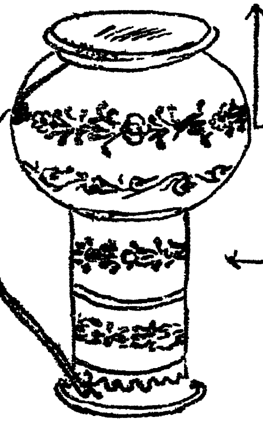


استکه یاتوغان آلۂ موسیقی ست که او را در فارسی سنتور گویند ۱۰/۶

صورتش در انسکلوپیڈی ڈلا میزیک ریپرس ۱۹۲۲ء این طور است:

در همین کتاب تنباک که مذکور است بر ص ۶۴ این فرهنگ

این طور مصور است:



یام = (ترکی) منزل، برید - ۹/۱، ۱۲/۴۱ (دبستیار مکرر)

یام خانه = Post-house, Dak Bungalow

۳/۱۲ ببعد

محمد شفیع

فهرست

(مطبوعہ [illegible] لاہور)
